پرو:- شیخ محمد زاہد محمد ناصر (प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर)
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 | Tameerurdu@gmail.com | نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن | ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 | Vol:08 / Issue : 285 Saturday 21th October 2025 / Rs.2 / Pages: 4 | www.dailytameer.com | جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۸۵، مورخہ ۲۱ / اکتوبر ۲۰۲۵ء، بروز منگل، ۲۸ / ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ / روپے، صفحات: ۴

اجیت پوار کی قیادت میں جے دت شرساگر کی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی میں شمولیت ممکن

بیڑ ضلع کی ساکھ کو دوبارہ "پاکیزہ" بنانے کی کوشش

بیڑ (نمائندہ): بیڑ ضلع، جو گزشتہ ستر سالوں سے اپنی سیاسی سرگرمی اور دبنگ کردار کے لیے جانا جاتا ہے، اور جہاں گوپیناتھ منڈے، بابوراؤ اڈسکر، باپو کالداتے، کیشر کاکو، اشوک پاٹل، رنجنی تائی پاٹل، سندرراؤ سالونکے، اور صفدر علی دیشمکھ جیسے رہنماؤں کے نام وابستہ ہیں، ہمیشہ سے صاف ستھری اور باعزت سیاسی شبیہ کے لیے مشہور رہا ہے۔ چاہے کارپوریٹ سیکٹر ہو یا دیگر شعبہ جات، بیڑ ضلع اپنی شفافیت اور نظم وضبط کے لیے جانا جاتا تھا۔ تاہم، گزشتہ دو سالوں میں ضلع کو عصمت دری، بھتہ خوری، قتل، اور اغوا جیسی واقعات کی وجہ سے پورے صوبے میں بدنامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوران ایک وزیر کو بھی استعفیٰ دینا پڑا، جس سے ضلع کی سیاسی ساکھ پر منفی اثر پڑا۔ اس تناظر میں، بیڑ ضلع کے نگران وزیر اجیت پوار، جو نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے سینئر رہنما اور مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ بھی ہیں، ضلع کی ساکھ اور عزت کو بحال کرنے کے لیے متحرک ہو گئے ہیں۔ ان کی قیادت میں جے دت شرساگر کی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی میں شمولیت کے امکانات ہیں۔ جے دت شرساگر ایک تجربہ کار اور سینئر رہنما ہیں، جن کا قد اور تجربہ سیاسی اور سماجی شعبوں میں اثر انگیز ہے۔ ہندو، مسلم، دلت، اور او بی سی کمیونٹی میں ان کا ایک بڑا حامی گروپ موجود ہے۔ اس کے علاوہ، تعلیم اور کوآپریٹو سیکٹر میں ان کی مضبوط گرفت اور قائدانہ صلاحیت انہیں ضلع کی ترقی اور سماجی خدمت میں ایک مؤثر رہنما بناتی ہے۔ ماہرین کے مطابق، اگر یہ اقدام کامیاب ہوتا ہے تو یہ بیڑ ضلع کے لیے ایک نعمت اور دیوالی کا تحفہ ثابت ہوگا، جو ضلع کی سیاسی اور سماجی شبیہ کو دوبارہ "پاکیزہ" اور باعزت بنائے گا۔ نیز ضلع پریشد اور نگر پریشد الیکشن میں ان کی قیادت پارٹی کو طاقت فراہم کرے گی۔

پونے میں واقع 'شنیوار واڑہ' میں نماز کی ادائیگی کے خلاف شرپسندوں کا ہنگامہ، پولیس نے درج کی ایف آئی آر

پونہ: (ایجنسی) مسلمانوں میں نماز پابندیٔ وقت کے ساتھ پڑھنے کو بہت اہمیت حاصل ہے، اور یہی وجہ ہے کہ سیر و سیاحت کے دوران یا کسی کے گھر مہمان بن کر جانے والا نمازی اکثر مصلیٰ بچھا کر وہیں نماز پڑھ لیتا ہے۔ لیکن اس طرح کا عمل کئی بار تنازعہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ مہاراشٹر کے پونے واقع 'شنیوار واڑہ' میں بھی کچھ ایسا ہی معاملہ دیکھنے کو ملا ہے۔ گزشتہ دنوں نے کچھ برقع نشیں خواتین نے 'شنیوار واڑہ' احاطہ میں نماز ادا کی، جس کی ویڈیو وائرل ہو گئی۔ یہ ویڈیو سامنے آتے ہی ہندوتوا تنظیموں اور بی جے پی لیڈران نے سخت الفاظ میں احتجاج کیا، اور آج نماز والی جگہ پر 'شدھی کرن' کا عمل انجام دیا گیا ہے۔ نماز کی ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد دایاں محاذ تنظیموں سے جڑے کارکنان نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے جذبات کو ٹھیس پہنچنے کی بات کہی ہے۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ میدھا کلکرنی نے تو کچھ لوگوں کے ساتھ احتجاجی مظاہرہ کیا اور 'گئو موتر'، یعنی گائے کے پیشاب سے جائے وقوع کا 'شدھی کرن' کیا۔ اس تنازعہ کو بڑھتا ہوا دیکھ کر

پولیس نے علاقے میں سیکورٹی بڑھا دی ہے۔ ہندوتوا تنظیموں کے کارکنان اور بی جے پی رکن پارلیمنٹ میدھا کلکرنی کے احتجاجی مظاہرہ کے بعد پونے سٹی پولیس نے نماز ادائیگی معاملہ میں کیس درج کیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اے ایس آئی میں کام کرنے والے ایک شخص نے بھی نماز کے خلاف پولیس میں شکایت کی ہے۔ اس شکایت میں آثار قدیمہ والی جگہ کے اصولوں کی خلاف ورزی کی بات کہی گئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ محفوظ یادگاروں پر اصول توڑنے والے کے خلاف سخت کارروائی کا التزام ہے۔ قابل ذکر ہے کہ شنیوار واڑہ ایک محفوظ یادگار ہے۔ نماز کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں کا دعویٰ ہے کہ یہاں کسی بھی طرح کی مذہبی سرگرمی پر پابندی ہے، حالانکہ نماز والی جگہ پر 'شدھی کرن' کی رسم ادا کی گئی ہے۔ اس معاملے میں سیاسی بیان بازیاں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ مہاراشٹر حکومت میں وزیر نتیش رانے کا کہنا ہے کہ شنیوار واڑہ ہندو وقار کی علامت ہے اور ہندو طبقہ کو اس سے گہرا لگاؤ ہے۔ انھوں نے سوال پوچھا کہ اگر کوئی ہندو شخص حاجی علی درگاہ پر ہنومان چالیسا پڑھیں گے تو کیا مسلمانوں کو اعتراض نہیں ہوگا؟ اس معاملے میں اپوزیشن لیڈران نے بی جے پی اور ہندوتوا تنظیموں پر نفرت کی سیاست کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ میدھا کلکرنی کے مظاہرہ پر کی مذمت کرتے ہوئے این سی پی لیڈر روپالی تھومبرے نے کہا کہ "ہمیں میدھا کلکرنی جیسی ناخواندہ خاتون سے ہندوتوا کا سبق نہیں پڑھنا چاہیے۔ ان کے عمل کی وجہ سے پونے میں ہندو اور مسلم کے درمیان کشیدگی پیدا ہو رہی ہے، سماج میں بدامنی پھیل رہی ہے۔" تھومبرے نے میدھا کلکرنی کے خلاف معاملہ درج کر سخت کارروائی کا مطالبہ بھی کیا۔

بہار اسمبلی انتخابات: پرنٹ اشتہارات کے لیے الیکشن کمیشن کی سخت ہدایات جاری

نئی دہلی: الیکشن کمیشن آف انڈیا نے بہار اسمبلی انتخابات 2025 اور 8 اسمبلی حلقوں کے ضمنی انتخابات کے پیش نظر پرنٹ میڈیا میں اشتہارات کی اشاعت کے لیے سخت ہدایات جاری کی ہیں۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ یہ اقدام انتخابی عمل کو شفاف، منصفانہ اور غیر جانبدار بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے تاکہ کسی بھی طرح کے گمراہ کن یا جانبدارانہ مواد سے ووٹروں پر اثر نہ پڑے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق بہار میں ووٹنگ دو مرحلوں میں ہوگی۔ پہلا مرحلہ 6 نومبر (جمعرات) کو اور دوسرا مرحلہ 11 نومبر (منگل) کو منعقد ہوگا۔ کمیشن نے واضح کیا ہے کہ کوئی بھی سیاسی پارٹی، امیدوار، تنظیم یا شخص ووٹنگ کے دن اور اس سے ایک دن قبل پرنٹ میڈیا میں کوئی اشتہار شائع نہیں کر سکتا، جب تک کہ اس کی مواد کو ریاستی یا ضلعی سطح کی میڈیا سرٹیفکیشن اینڈ مانیٹرنگ کمیٹی (ایم سی ایم سی) سے پیشگی منظوری حاصل نہ ہو۔ یہ پابندی پہلے مرحلے کے لیے 5 اور 6 نومبر کو اور دوسرے مرحلے کے لیے 10 اور 11 نومبر 2025 کو نافذ رہے گی۔ اس کا مقصد ووٹروں کو جھوٹی یا گمراہ کن معلومات سے بچانا اور انتخابی ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہے۔ کمیشن نے مزید وضاحت کی کہ اگر کسی امیدوار یا جماعت کو پرنٹ اشتہار شائع کرانا ہے تو اسے کم از کم دو دن پہلے ایم سی ایم سی میں منظوری کے لیے درخواست دینی ہوگی۔ مثال کے طور پر اگر کوئی اشتہار 6 نومبر کو شائع ہونا ہے تو درخواست 4 نومبر تک لازمی طور پر جمع کرانی ہوگی۔ ریاستی اور ضلعی سطح پر میڈیا سرٹیفکیشن کمیٹیوں کو فعال کر دیا گیا ہے۔ یہ کمیٹیاں اشتہارات کا مواد جلدی جانچیں گی اور بروقت فیصلہ سنائیں گی تاکہ کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔ الیکشن کمیشن نے تمام سیاسی جماعتوں، امیدواروں اور تنظیموں سے ان قواعد کی سختی سے پاسداری کرنے کی اپیل کی ہے۔ کمیشن نے واضح کیا کہ ان ہدایات کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ کمیشن کے مطابق پرنٹ میڈیا انتخابی مہم کا ایک طاقتور ذریعہ ہے، اس لیے اس کا محتاط استعمال لازمی ہے تاکہ ووٹروں کے ذہنوں پر غیر ضروری اثر نہ ڈالا جا سکے۔ مقامی انتظامیہ اور پولیس کو بھی ان ہدایات پر سختی سے عمل درآمد کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ساتھ ہی کمیشن نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ چوکس رہیں اور اگر انہیں کسی غیر مناسب یا گمراہ کن اشتہار کی اطلاع ملے تو فوراً الیکشن کمیشن کو مطلع کریں۔

ایم وی اے نے الیکشن کمیشن کیخلاف مارچ میں 'مہایوتی' کو بھی آنے کی دعوت دی

الیکشن کمیشن کے خلاف مہاراشٹر میں اپوزیشن پارٹیاں یکم نومبر کو مارچ نکالیں گی۔ اس ضمن میں ممبئی میں مہاوکاس اگھاڑی کی ایک اہم پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں اعلان کیا گیا کہ اپوزیشن پارٹیاں یکم نومبر کو الیکشن کمیشن کے خلاف ایک بڑا احتجاجی مارچ نکالیں گی۔ اس موقع پر شرد پوار کی قیادت والی این سی پی (نیشنلسٹ کانگریس پارٹی) کے لیڈر جینت پاٹل نے حکومت میں شامل جماعتوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ اس مارچ میں حصہ لیں۔ خیال رہے کہ ریاست میں جلد ہی بلدیاتی انتخابات ہونے والے ہیں۔ مگر اس سے قبل اپوزیشن نے ووٹر لسٹ میں مبینہ گڑبڑیوں پر اعتراضات اٹھائے ہیں۔ اتوار کو ممبئی میں اپوزیشن کی اس تعلق سے اہم پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں اعلان کیا گیا کہ یکم نومبر کو الیکشن کمیشن کے خلاف بڑا مارچ نکالا جائے گا۔ اس دوران جینت پاٹل نے حکومت میں شامل سیاسی پارٹیوں کو بھی اس مارچ میں شرکت کی دعوت دی۔ جینت پاٹل نے کہا کہ "ہماری ریاستی الیکشن کمیشن سے بات ہوئی ہے، یہ بات چیت تمام پارٹیوں نے مل کر کی ہے۔ مگر کمیشن کا جواب تسلی بخش نہیں تھا۔ اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ اس مسئلے کو عوام کے سامنے لایا جائے اور جو پارٹیاں ریاست میں بلدیاتی انتخابات لڑنے والی ہیں، وہ سب مل کر یہ مارچ نکالیں گی۔ حکومت میں شامل لوگ بھی اگر اس مارچ میں شامل ہوں تو ہمیں اعتراض نہیں، لیکن جنہیں غلط طریقے سے ووٹر لسٹ میں شامل کیے گئے ناموں سے فائدہ پہنچ رہا ہے، وہ شاید ہمارے مارچ میں شریک نہیں ہوں گے۔"

سلوڑ میں بی جے پی کا شیوسینا شندے کیخلاف احتجاج

سلوڑ: (راست) اب تک اپوزیشن کی سیاسی جماعتیں ہی انتخابی دھاندلیوں اور ووٹر لسٹ گڑبڑیوں کے خلاف آواز بلند کرتی رہی ہیں، تاہم اب مہایوتی کے حلیفوں میں بھی اس معاملے پر آواز اٹھنے لگی ہے۔ اس معاملے میں سلوڑ میں مہایوتی کی دو حلیف پارٹیوں (بی جے پی اور شیوسینا شندے) کے درمیان بھی اختلافات کھل کر سامنے آنے لگے ہیں۔ سِلّوڑ میونسپل کونسل کے انتخابی حلقے میں ووٹر لسٹ میں بڑے پیمانے پر گڑبڑی کے معاملے پر بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈران نے ریاستی وزیر اور شیوسینا شندے گروپ کے مقامی ایم ایل اے عبدالستار کے خلاف احتجاجی دھرنا دیا اور بھوک ہڑتال کی ہے۔ حاصل کردہ اطلاعات کے مطابق سلوڑ بی جے پی یونٹ کا الزام ہے کہ ریاستی وزیر عبدالستار کے دباؤ میں آکر ووٹر لسٹ میں ہزاروں جعلی نام شامل کئے گئے ہیں۔ سلوڑ میونسپل کاؤنسل کے وارڈ نمبر ۴ / میں ایسے تقریباً ایک ہزار افراد کے نام درج ہیں جو وہاں رہتے ہی نہیں۔ اسی طرح وارڈ نمبر ۸ / میں جہاں صرف ۴ / گھر ہیں، وہاں ۹۵۰ / ووٹروں کے نام درج کیے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ، ٹیچرز کالونی میں رہنے والے تقریباً ۲۰۰ / سے ۲۵۰ / شہریوں کے نام دوسرے علاقوں میں منتقل کر دیے گئے ہیں۔ بی جے پی کے مقامی لیڈران نے ایم ایل اے عبدالستار پر سنگین الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ پچھلے انتخاب میں وہ مرنے والے افراد کے نام پر ڈالے گئے جعلی ووٹوں سے جیتے تھے۔ مظاہرے میں شامل بی جے پی کے کارکنوں نے نعرے بازی کرتے ہوئے کہا "مرے ہوئے انسانوں کے ووٹ سے جیتنے والا ایم ایل اے، وہ ہے عبدالستار!" احتجاج کے دوران بی جے پی مقامی یونٹ کے ذمہ داروں نے کئی مطالبات کئے۔ جن میں سب سے پہلا مطالبہ یہ کیا گیا کہ ووٹر لسٹ سے تمام جعلی ناموں کو فوری طور پر خارج کیا جائے۔ دوسرا مطالبہ یہ اس الزام کے تحت کیا گیا کہ سلوڑ میونسپل کونسل میں گزشتہ ۲۰ / سے ۲۵ / سال سے عبدالستار کا دباؤ رہا ہے، اس لئے یہاں ایک آئی اے ایس درجے کا غیر جانب دار افسر تعینات کیا جائے۔ میونسپل الیکشن کے لئے تمام انتخابی کارروائی اسی افسر کی نگرانی میں مکمل کی جائے۔ مظاہرین کہا کہ اگرچہ عبدالستار اتحادی پارٹی سے وابستہ ہیں، مگر ووٹر لسٹ میں ہیرا پھیری کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔

"تو بیٹی کی ٹانگیں توڑ دو": پرگیہ کا اسلاموفوبک بیان

بھوپال: (راست) اسلاموفوبک بیان بازی کی ایک اور مثال میں، بھوپال کی سابق ایم پی اور بی جے پی لیڈر پرگیہ سنگھ ٹھاکر نے والدین پر زور دیا کہ اگر وہ غیر ہندوؤں کے گھر جائیں تو اپنی بیٹیوں کی "ٹانگیں توڑ دیں"۔ اس ماہ کے شروع میں بھوپال میں ایک مذہبی تقریب کے دوران کیے گئے تبصروں پر کانگریس کی طرف سے شدید تنقید کی گئی، جس نے بی جے پی پر "نفرت اور عدم برداشت" پھیلانے کا الزام لگایا۔ اس واقعے کی ایک ویڈیو میں جو اس کے بعد سے وائرل ہوا ہے، پرگیہ ٹھاکر والدین کو "مشورہ دیتی ہیں" کہ وہ انتہائی اقدامات کریں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ان کی بیٹیاں اس بات پر عمل کریں جسے انہوں نے "ہندو اقدار اور نظم وضبط" کے طور پر بیان کیا ہے۔ انہوں نے آگے کہا "اپنے دماغ کو مضبوط بنائیں،" "اگر آپ کی بیٹی آپ کی بات نہیں مانتی اور کسی غیر ہندو کے گھر جاتی ہے، تو اس کی ٹانگیں توڑنے پر غور کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔ ٹھاکر نے مزید کہا، "جو والدین اپنے بچوں کو سزا دیتے ہیں وہ ان کی بھلائی اور ان کے مستقبل کے لیے ایسا کرتے ہیں نہ کہ انھیں نقصان پہنچانے کے لیے،" ٹھاکر نے مزید کہا۔ وہ ان خاندانوں کو "بے راہ رو" بیٹیوں کے خلاف خبردار کر رہی تھیں جو، ان کے مطابق، روایتی اقدار کا احترام کرنے میں ناکام رہتی ہیں یا "گھر سے بھاگنے" کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران کہا، "ان کے بارے میں زیادہ چوکس رہیں۔ انہیں کسی بھی طرح سے ڈانٹنے، وضاحت کرنے یا یہاں تک کہ مار پیٹ کے ذریعے روکیں، لیکن انہیں اپنے گھروں سے باہر نکلنے نہ دیں۔"

روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی کے مدیر: بیباک صحافی فاروق انصاری صاحب فیملی فرسٹ گائیڈنس کی جانب سے علامہ شبلی نعمانی ایوارڈ سے سرفراز

جلگاؤں (سعید پٹیل) ممبئی کے فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر اور انجمن اسلام کے باہمی اشتراک سے خوشگوار ازدواجی زندگی کے عنوان سے منعقد دو روزہ تربیتی ورکشاپ کے دوران ممبئی کے مختلف روزنامہ اردو اخبارات کے سینئر صحافیوں کو محسن علم ادب وصحافتی شعبہ کی عظیم شخصیات سے منسوب اعزازات سے نوازا گیا۔ ان اعزاز یافتگان میں عزیز القدر روزنامہ اردو ٹائمز کے ایڈیٹر؛ بیباک صحافی ہر دل عزیز شخصیت محترم المقام فاروق انصاری صاحب کو علامہ "شبلی نعمانی" اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ ہم اس مبارک موقع پر دل کی گہرائیوں سے محترم المقام فاروق انصاری صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالی سے دعا ہے کہ رب العزت آپ کو ایسی ہی مزید خوشیوں سے نوازے اور آپ کی صحت وتندرستی میں برکت عطا کرے، اور قوم وملت کی خدمات کے لیئے آپ کا حوصلہ بلند رکھے۔ آمین۔ محترم المقام فاروق انصاری صاحب کے حلقہ دوست احباب؛ عقیل خان بیاولی، سعید پٹیل، مسلم کبیر، واثق نوید، عابد حسین، سید نوشاد حمید اور تمام صحافتی علمی ادبی برادری میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

غزہ جنگ بندی کے مقاصد حاصل نہ ہوئے تو اسرائیل پر پابندی لگا سکتے ہیں: یورپی یونین

یورپی یونین کی خارجہ پالیسی سربراہ کایا کالس نے وزرائے خارجہ کے اجلاس کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل پر پابندیوں کا امکان اب بھی برقرار ہے اور اس وقت تک رہے گا جب تک غزہ کے زمینی حقائق میں قطعی اور مستقل بہتری ثابت نہ ہو جائے۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی سربراہ نے کہا ہے کہ جنگ بندی نے صورتحال ضرور بدلی ہے تاہم اگر غزہ میں امداد کی فراہمی اور سنگین صورت حال میں بہتری نہ آئی تو اسرائیل پر پابندیاں لگ سکتی ہیں۔ انہوں نے اسرائیل پر واضح کیا کہ جنگ بندی کے حقیقی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے غزہ میں انسانی امداد میں اضافہ، فلسطینی ریونیو کی واپسی، صحافیوں کو رپورٹنگ کی اجازت، این جی اوز کی رجسٹریشن اور کام کی آزادی جیسے اقدامات کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ یاد رہے کہ جنگ بندی سے پہلے یورپی یونین نے اسرائیل کے چند وزراء کو بلیک لسٹ میں شامل کرنے، تجارتی تعلقات میں کٹوتی اور مالی پابندیوں کی تجاویز پیش کی تھیں تاہم امریکی ثالثی میں ہونے والی جنگ بندی کے باعث ان پر عمل فی الحال روک دیا۔

آر ٹی آئی کے ۲۰ / سال

آر ٹی آئی ایکٹ ۲۰۰۵ء میں منظور اور نافذ کیا گیا تھا۔ اُس دَور میں یو پی اے کی حکومت تھی اور وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ تھے۔

ممبئی: آر ٹی آئی ایکٹ ۲۰۰۵ء میں منظور اور نافذ کیا گیا تھا۔ اُس دَور میں یو پی اے کی حکومت تھی اور وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ تھے۔ ہمیں یاد نہیں آتا کہ اِس قانون کے بنانے سے لے کر پارلیمنٹ میں پیش کرنے اور منظور کروانے تک کے دوران ڈاکٹر منموہن سنگھ کی کابینہ میں کوئی عدم اتفاق تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پوری حکومت، سرکاری محکموں میں شفافیت کی قائل تھی اور کسی کو یہ خوف نہیں تھا کہ اس کی وجہ سے عوام کو جوابدہ ہونے کی ذمہ داری آن پڑیگی اور حکمرانی کے طور طریقوں کا کوئی بھی پہلو عوام کی نگاہ سے اوجھل نہیں رہ سکے گا۔ یہ اُس حکومت کی جرأت تھی جس نے "اپنے خلاف" عوام کے ہاتھوں میں اتنا بڑا ہتھیار دیا۔ اس سے عوام کو یہ اختیار اور فائدہ ملا کہ ایسی کوئی بھی اطلاع جس کے جاننے کے وہ خواہشمند ہیں اور جو کسی اور ذریعہ سے اُن تک نہیں پہنچ رہی ہے، براہ راست متعلقہ محکمے سے پوچھیں۔ جمہوریت کی تعریف میں ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ یہ عوام کی حکومت ہوتی ہے مگر عملاً، حکومتیں عوام سے بہت سی باتیں چھپاتی ہیں یا چھپا سکتی ہیں اور اگر کوئی وضاحت طلب کی گئی تو اُسے روکا جاتا ہے یا روکا جا سکتا ہے۔ عوام کو اس قانون کی کتنی ضرورت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نفاذِ قانون کے بعد ہر سال ۴۰ / تا ۶۰ / لاکھ عرضیاں داخل کی گئیں اور بہت سے رضا کاروں نے خود کو آر ٹی آئی رضا کار کہنے میں فخر محسوس کیا۔ ان بیس برسوں میں یہ بھی ہوا کہ آر ٹی آئی کے ذریعہ سرکار اور سرکاری عہدیدار بدعنوانی کے خلاف متنبہ ہی نہیں ہوئے بلکہ لازمی سہولیات مہیا کرانے کیلئے پابند بھی ہوئے۔ قارئین جانتے ہیں کہ اس قانون کی وجہ سے سرکاری محکموں میں آر ٹی آئی کی جوابدہی کا احساس اور فکر پیدا ہوئی۔ سالانہ ۴۰ / تا ۶۰ / لاکھ عرضیوں کا کیا معنی ہے؟ اس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ آر ٹی آئی نے عوامی مسائل کے حل میں اہم کردار ادا کیا اور اسے عوام نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

آر ٹی آئی ایکٹ سے عوام کو اختیار اور طاقت ملی، سرکار اور سرکاری افسروں سے خوفزدہ ہونے یا جواب نہ ملنے کی صورت میں بددل ہو کر گھر بیٹھنے کے بجائے اُن میں سوال پوچھنے کی جرأت پیدا ہوئی اور اِس بات میں اُن کا اعتماد بڑھا کہ جمہوریت کا معنی عوام کی حکومت ہے۔ مگر، حالیہ برسوں میں آر ٹی آئی کے بے اثر کرنے کی کوششیں تشویش کا باعث ہیں۔ کئی محکمے یہ لکھ کر گلوخلاصی چاہتے ہیں کہ متعلقہ معلومات یا ڈیٹا دستیاب نہیں ہے۔ ایسے جوابات آر ٹی آئی کے مقصد کو فوت کرنے کے ساتھ ساتھ جمہوریت کی ساکھ کو بھی کمزور کرتے ہیں۔ اس جانب حکومت کو توجہ دینی چاہئے مگر کیا حکومت ایسا کریگی یہ ایک اہم سوال ہے کیونکہ خود حکومت نے بعض معاملات میں آر ٹی آئی کو پس پشت ڈالا ہے، مثلاً، ماہرین کا کہنا ہے کہ ڈجیٹل پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن (ڈی پی ڈی پی) ایکٹ میں معلومات حاصل کرنے کے حق میں ترمیم کی شق موجود ہے جو آر ٹی آئی کی روح کو مجروح کرتی ہے۔ اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ آر ٹی آئی ایکٹ نے ثابت کیا ہے کہ اگر عوام بالخصوص غریب اور پسماندہ عوام کیلئے سرکاری اسکیموں سے استفادہ کے تمام دروازے کھلے رکھنے ہیں تو چھوٹی سے چھوٹی اطلاع (جانکاری، معلومات) تک اُن کی رسائی کو یقینی بنایا جانا چاہئے۔ واضح رہے کہ آر ٹی آئی یا اس جیسا قانون دُنیا کے کم وبیش ۱۳۳ / سے زائد ملکوں میں نافذ ہے۔ وہ یوں ہی تو نہیں ہے۔

اسرانی نے موت کی خبر میڈیا سے دور رکھنے کی وصیت کی تھی

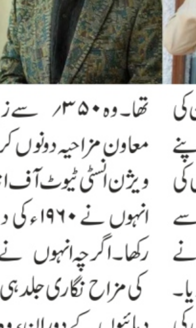

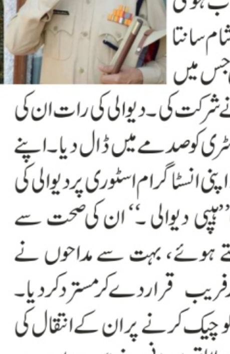

ممبئی: تجربہ کار اداکار اور کامیڈین گووردھن اسرانی، جنہیں اسرانی کے نام سے جانا جاتا ہے، پیر کو ۸۴ / سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انہوں نے صحت کی پیچیدگیوں کی وجہ سے تقریباً پانچ دن تک اسپتال میں رہنے کے بعد جوہو، ممبئی کے آروگیہ ندھی اسپتال میں آخری سانس لی۔ رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے پھیپھڑوں میں سیال جمع ہو گیا تھا، جس سے ان کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ ان کی آخری رسومات اسی شام سانتا کروز میں خاموشی سے ادا کی گئیں جس میں صرف خاندان کے قریبی افراد نے شرکت کی۔ دیوالی کی رات ان کی موت کی خبر نے مداحوں اور فلم انڈسٹری کو صدمے میں ڈال دیا۔ اپنے انتقال سے چند گھنٹے قبل، اسرانی نے اپنی انسٹاگرام اسٹوری پر دیوالی کی مبارکباد پوسٹ کی تھی، بس لکھا تھا "ہیپی دیوالی۔" ان کی صحت سے متعلق حالیہ جھوٹی افواہوں کو دیکھتے ہوئے، بہت سے مداحوں نے ابتدائی طور پر پیر کی خبروں کو ایک اور فریب قرار دے کر مسترد کر دیا۔ تاہم ان کے آفیشل سوشل میڈیا کو چیک کرنے پر ان کے انتقال کی تصدیق ہوئی۔ خاندانی ذرائع کے مطابق اسرانی نے اس دنیا سے پر سکون اور باوقار رخصتی کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ اپنی شہرت کے باوجود ان کا رہن سہن عام آدمی کی طرح تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی منجو کو ہدایت کی تھی کہ وہ اپنی موت کے بعد کسی بھی عوامی تقریب یا میڈیا کی توجہ سے گریز کریں۔ نتیجتاً ان کی آخری رسومات نجی طور پر انجام دی گئیں اور ان کے انتقال کی خبر آخری رسومات ہونے کے بعد عوام کو دی گئی۔ اسرانی ہندوستانی سنیما کے سب سے پیارے مزاحیہ اداکاروں میں سے ایک تھے، جن کا کریئر ۵ / دہائیوں پر محیط تھا۔ وہ ۳۵۰ / سے زیادہ فلموں میں نظر آئے، جس نے مرکزی اور معاون مزاحیہ دونوں کرداروں میں اپنی شناخت بنائی۔ فلم اینڈ ٹیلی ویژن انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا (ایف ٹی آئی آئی)، پونے کے گریجویٹ، انہوں نے ۱۹۶۰ء کی دہائی کے وسط میں ہندی فلم انڈسٹری میں قدم رکھا۔ اگرچہ انہوں نے ابتدائی طور پر سنجیدہ کردار ادا کیے، لیکن اسرانی کی مزاح نگاری جلد ہی ان کی پہچان بن گئی۔ ۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء کی دہائیوں کے دوران، وہ ایک گھریلو نام بن گیا، جو کہ نرالا، پیارے کرداروں کی تصویر کشی کے لیے جانا جاتا ہے۔

Tuesday 21st October 2025
بروز منگل، ۲۱/اکتوبر ۲۰۲۵
TAMIR E SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

گدھاپا

مرزا انور بیگ
رائے بریلوی

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک ہی نسل کے کئی طرح کے جانور پیدا کیے۔ مثلاً گھوڑا اور معمولی فرق کے ساتھ گدھا اور اسی سے مماثل زیبرا جس کے جسم پر پٹے ہوتے ہیں اور دور سے گدھے اور زیبرے کا فرق سمجھ میں آجاتا ہے۔ اسی لئے سڑکوں پر زیبرا کراسنگ بنائی جاتی ہیں تاکہ لوگ فرق کو سمجھ کر وہیں سے کراسنگ کریں۔ اس سمجھ سے وہی بالاتر ہیں جو زیبرے اور گدھے کے فرق کو نہیں سمجھتے۔ پٹے تو شیر کے جسم پر بھی ہوتے ہیں مگر کہیں ٹائیگر کراسنگ لکھا نہیں دکھائی دیا ہوگا۔ ہوسکتا ہے اس میں تضحیک کا پہلو ہو اور بلا وجہ شیر سے کوئی کیوں الجھے یا اسے کراس کرنے کی کوشش کرے۔ ہاں بھئی وہی شیر جس پر بیٹھ کر ملکۂ دولت سیر کرتی ہیں۔ یعنی دولت کی دیوی شیر کی سواری کرتی ہے اور عوام دور سے ہی ان کے درشن کر لیتی ہے خواہ مخواہ قریب جانے کی ہمت نہیں دکھاتی۔ دیوی کا شیر بھلے ہی کچھ کرے نہ کرے لیکن ای ڈی اور آئی ٹی کے بھیڑیے ضرور خبر لے سکتے ہیں۔ بات نسل گدھے سے فصلِ شیر تک جا پہنچی۔ گدھا ہی وہ جانور ہے جس کی قرآن میں دو بار مثال دی گئی اور دونوں بار اس کی منفی صفت ہی کو اجاگر کیا گیا۔ یعنی زور سے بولنے کو گدھے کی کریہہ آواز سے تعبیر کیا گیا اور دوسری جگہ اس پر کتابیں لدی ہونے کی مثال دی گئی کہ علم کا ذخیرہ بھی اس پر لاد دیا جائے تو بھی اس کے علم میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا اور وہ اپنی جاہلانہ روش پر ہی چلتا چلا جاتا ہے۔ اس مثال کی تفسیر جتنی بھی کوئی کرسکتا ہو کرے بہت وسعت رکھتی ہے یہ مثال۔ علم کو کرسی پر بھی قیاس کر سکتے ہیں بس صرف ترکیب الٹنا پڑے گی۔ انسان کو چاہیے کہ وہ گدھے کی صفت اختیار نہ کرے بلکہ خدائی اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ رحمان و رحیم ہے انسان بھی اپنے اندر رحم کی صفت پیدا کرے۔ اللہ غفار ہے انسان بھی لوگوں کو معاف کرنے والا بنے۔ ہمارے پردھان سیوک کے اندر معاف کرنے کی صلاحیت یا صفت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ یہاں بندے نے ہاتھ اٹھایا وہاں لاکھوں کروڑ کا قرض اور ٹیکس امڈانیوں کے معاف۔ اب آپ چھوٹے لوگوں کے قرض اور ٹیکس کی بات نہ کریں کیونکہ وہ اتنے چھوٹے قرض اور ٹیکس ہیں کہ ناقابل توجہ ہیں۔ یہ تو وہ خود ہی صاف۔۔اوہ معاف کریں معاف کر لیتے ہیں پنکھوں سے یا پیڑوں سے لٹک کر۔ بات پھر گدھے سے کسی اور نشانے پر چلی گئی۔ گدھا دراصل ہریالی یا یوں سمجھ لیں سبز رنگ کو پسند نہیں کرتا اور اسی وجہ سے ساون کے مہینے میں وہ دبلا ہو جاتا ہے۔ گدھے دانوں کے مطابق اسے ایسا لگتا ہے کہ اس نے ابھی تک کچھ کھایا ہی نہیں یا اس کی بھوک کسی بیماری کی وجہ سے مر چکی ہے۔ اگر اس نے کچھ کھایا ہوتا تو اتنی ہریالی ہری ہری گھاس کھا چکنے کے بعد باقی نہ رہتی۔ اس کے برعکس جب پتے سوکھنے لگتے ہیں اور ان پر زرد زرد رنگ چڑھنا شروع ہوتا ہے تو گدھا خوش ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس نے ساری چراگاہ کی ہریالی چر لی۔ اس خوشی میں وہ موٹا ہو جاتا ہے۔ اب یہ قصور گدھے کی عقل کا ہے کہ وہ خزاں کو بہار اور تخریب کو وکاس سمجھ بیٹھا ہے۔

وفادار طوطا

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ سولنگی

بچو! یہ بہت پرانے وقتوں کی بات ہے۔ ایک راجہ تھا، جس کی سلطنت بہت وسیع تھی۔ اس کی رانی کا نام چندا تھا وہ بہت خوبصورت اور عقلمند تھی۔ راجہ اسے بہت چاہتا تھا۔ ایک دفعہ رانی کی سال گرہ پر راجہ نے اسے تحفے میں بہت قیمتی ہار دیا۔

سال گرہ کے کچھ دن بعد وہ ہار چوری ہوگیا، جس کا راجہ، رانی کو بہت دکھ ہوا۔ راجہ نے دربار میں اعلان کیا کہ جو آدمی اس ہار کو ڈھونڈ کر لائے گا، اس کو انعام سے نوازا جائے گا۔ یہ خبر کو سنتے ہی لوگوں نے ان چوروں کو پکڑنے کی ٹھان لی اور وہ گروہوں میں بٹ کر ان کو پکڑنے کی تگ و دو کرنے لگے۔

محل سے دور کچھ فاصلے پر ایک گاؤں تھا، جس میں ایک بڑھیا اور بوڑھا رہتے تھے۔ ان کا ایک لڑکا تھا۔ بوڑھا اور بڑھیا بہت کمزور ہوگئے تھے، اس لئے وہ کما نہیں سکتے تھے۔ ان کا لڑکا قریب کے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا انہیں بیچ کر اپنے ماں باپ کا اور اپنا پیٹ پالتا۔

ایک دن وہ لکڑیاں کاٹ رہا تھا کہ اس نے کچھ فاصلے پر چند لوگوں کی آوازیں سنیں۔ یہ وہی چور تھے، جنہوں نے رانی کا ہار چرایا تھا۔ وہ چھپ کر ان کی باتیں سنے لگا ایک چور بولا، ”اس ہار کو یہاں دبا کر دوسری چوری کے لیے چلنا چاہیے۔“

”نہیں۔ اس ہار کو اپنے ساتھ ہی رکھیں گے، اگر کسی کو پتہ چل گیا تو وہ اسے لے جائے گا۔“ دوسرا چور بولا

تیسرے چور نے کہا، ”نہیں، اس کو اس درخت کے نیچے دبا دیتے ہیں۔ یہاں سے کوئی نہیں لے جاسکتا۔“

پہلے دو چوروں کو یہ مشورہ پسند آیا، انہوں نے اس کو وہاں چھپانے کا فیصلہ کیا، تینوں نے مل کر درخت کے نیچے گڑھا کھودا، جب ہار کو اس میں دبانے لگے تو ایک نے کہا، ”دیکھو، یہاں پر کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔“ دوسرے چور نے اِدھر اُدھر نظر دوڑا کر دیکھا اور کہا، ”کوئی نہیں ہے“ وہاں پر ایک طوطا بیٹھا تھا، جو یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

ایک چور نے طوطے کو بھی ختم کرنے کی نیت سے اس پر تیر چلایا لیکن تیر اس کے جسم بجائے پروں پر لگا۔ جس سے کچھ پَر جھڑ گئے۔ طوطا فوری اڑا لیکن اس ہی لڑکے کے پاس جا گرا، جو اُن کی باتیں سن رہا تھا لڑکا طوطا اپنے ساتھ لے کر ساتھ گھر چلا گیا، تاکہ اس کی مرہم پٹی کر سکے۔

اس اثنا میں چور، دوسری واردات چوری کرنے چلے گئے۔ انہوں نے کئی چوریاں کیں اور تمام مال اس گڑھے میں لا کر ڈال دیا۔

طوطا چند دن بعد ٹھیک ہوگیا، اس کے نئے پَر بھی نکل آئے۔ وہ لڑکے سے مانوس ہوگیا تھا۔ ایک دن راجہ کا آدمی لڑکے کے گاؤں میں آیا، وہ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ، ”بھائیو! آپ کو یہ تو پتہ ہوگا کہ ہمارے راجہ کی رانی کا ہار چور چُرا کر لے گئے ہیں۔ راجہ نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص بھی اسے تلاش کرے گا، اس کو انعام دیا جائے گا۔“ لڑکا یہ سن کر فوری گھر آیا اور اپنے ماں باپ کو بتایا۔

طوطے نے لڑکے کی بات سن کر کہا، ”میرے آقا! میں اس جگہ کو جانتا ہوں، جہاں وہ ہار دبا ہوا ہے۔ دوسرے دن شام کو وہ لڑکا اور طوطا اس جگہ کدال لے کر گئے۔ لڑکے نے گڑھا کھودنا شروع کیا، کچھ دیر کے بعد انہوں نے اس گڑھے میں ایک گاگر دیکھی، جب اسے نکال کر دیکھا تو اس میں بہت سے ہیرے جواہرات کے ساتھ وہ ہار بھی تھا۔

دوسرے دن صبح ہی وہ لڑکا اور طوطا راجہ کے محل کی طرف روانہ ہوگئے۔ پہلے تو سپاہیوں نے روکا، لیکن جب لڑکے نے ہار کا بتایا تو انہوں نے اندر جانے دیا۔ راجہ نے آنے کا سبب پوچھا تو لڑکے نے کہا۔ ”راجہ صاحب! آپ رانی صاحبہ کو بلائیں۔ ہم ان کے لئے تحفہ لائے ہیں“۔ جب رانی آئی تو اس نے اس کو کھویا ہوا ہار پیش کیا، ہار دیکھتے ہی رانی بہت خوش ہوئی، اس نے لڑکے کو شاباش دی اور انعام و اکرام سے نوازا۔

انعام دینے کے بعد راجہ نے پوچھا کہ ”تمہیں اس ہار کا کیسے پتہ چلا؟ لڑکے نے طوطے کا سارا قصہ بیان کیا تو رانی نے طوطے کو بھی انعام میں سونے کی مالا دی، جو لڑکے نے طوطے کے گلے میں ڈال دی۔ لڑکا امیر بن گیا تھا۔ اس کے ماں باپ کو جب معلوم ہوا کہ ان کے بیٹے کو انعام ملے ہیں تو وہ خوشی سے پھولے نہ سمائے، کیوں کہ اب اُن کی غربت کے دن ختم ہو گئے تھے۔

بچو! ایمان داری، محنت اور محنت کا پھل ضرور ملتا ہے۔ آپ بھی ایسا کریں گے تو یقیناً پھل کھائیں گے۔

نافرمانی کی سزا

ماہ نور خان

وہ ایک بہت شرارتی چوہا تھا، جو اپنے ماں باپ کے ساتھ رہتا تھا۔ اس گھر میں ایک بلی بھی اپنے بچوں کے ساتھ رہتی تھی۔ بلی کسی کو کچھ نہ کہتی، لیکن جب کوئی اس کے بچوں کو تنگ کرنے کی کوشش کرتا تو وہ برداشت نہ کرتی۔ چوہے کے ماں باپ نے اسے سختی سے تاکید کی تھی کہ وہ بلی اور اس کے بچوں سے کوئی شرارت نہ کرے، لیکن اس نے یہ بات سنی ان سنی کر دی، پھر اس کے ذہن میں ایک شرارت سوجھی۔

بلی جب رات کو اپنے بچوں کے ساتھ سو رہی تھی تو وہ چپکے سے اُٹھ کر بلی کے پاس گیا اور اپنے تیز نوکیلے دانتوں سے بلی کو زور سے کاٹ کر بھاگ گیا۔ بلی کی یکدم آنکھ کھل گئی، لیکن چوہا یہ جا، وہ جا۔

تب سے بلی کو تنگ کرنا چوہے کا روز کا معمول بن گیا۔

بے چاری بلی اس کو پکڑنے کے لئے دوڑ لگاتی، لیکن چوہا ہمیشہ ہی گھر کے کسی کونے یا سوراخ سے بھاگ جاتا۔

چوہے نے جب دیکھا کہ بلی کچھ نہیں کر پا رہی تو اب وہ بلی کے بچوں کو چھیڑنے لگا۔ ایک دن جب بلی کے بچے کھانا کھا رہے تھے، وہ جلدی سے ان کا کھانا لے کر بھاگ گیا۔ بلی نے دیکھا تو وہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگی، لیکن وہ ہمیشہ کی طرح وہاں سے بھاگ نکلا۔ اب بلی نے چوہے کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔

بلی کو معلوم تھا کہ چوہا زیادہ تر کون سے راستے سے آتا جاتا ہے۔

اس نے وہاں پر ایک شکنجہ رکھ دیا اور اس پر کھانے کی چیزوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رکھ دیے۔ چوہا جب دوبارہ شرارت کی نیت سے وہاں جانے لگا تو اس کی ناک میں فوراً ہی کھانے کے ٹکڑوں کی مہک آنے لگی اور وہ بے اختیار اسی طرف بڑھنے لگا۔ جیسے ہی وہ ٹکڑوں کو کھانے کے لئے شکنجے پر چڑھا تو اچانک شکنجے میں پھنس گیا۔ اس نے شکنجے سے خود کو چھڑانے کی بہت کوشش کی، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اب اسے اپنے ماں باپ کی نصیحت یاد آئی کہ کیوں وہ اسے بلی اور اس کے بچوں کو تنگ کرنے سے منع کرتے تھے۔ اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہونے لگا، لیکن پھر چوہا دیکھتے ہی دیکھتے تڑپتے ہوئے مرگیا۔

تدریس ایک عبادت ہے

مومن فیاض احمد
سپروائزر، ایجوکیشنل و کریئر کونسلر،
صمدیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج، بھیونڈی

تدریس وہ مقدس فریضہ ہے جو انسان کو انبیا کی صف میں کھڑا کرتا ہے۔ یہ محض ایک پیشہ یا ذریعہ معاش نہیں بلکہ ایک مشن ہے انسان سازی، کردار سازی اور علم کی روشنی پھیلانے کا مشن۔ استاد وہ ہستی ہے جو اپنے علم، اخلاق اور کردار سے قوم کا مستقبل بناتا ہے۔ اگر استاد اپنا فرض ایمانداری سے ادا کرے تو معاشرہ سنور جاتا ہے، اور اگر وہ غفلت برت لے تو قوم کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں معلم کی عظمت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ اُن لوگوں کے درجات بلند فرماتا ہے جو ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا۔“

ایک اور مقام پر ارشاد ہے: ”کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں برابر ہو سکتے ہیں ان کے جو نہیں جانتے؟“

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

اور ایک اور حدیث میں فرمایا: ”علما انبیا کے وارث ہیں۔“ یہ آیات و احادیث واضح کرتی ہیں کہ تعلیم و تدریس ایک عظیم عبادت ہے، اور معلم وہ شخصیت ہے جس کے ذریعے علم و ہدایت کا چراغ روشن رہتا ہے۔

تدریس ایک مشن خلوص اور امانت کا عمل: ایک سچا استاد اپنے پیشے کو محض روزگار نہیں بلکہ عبادت سمجھتا ہے۔ وہ دل سے پڑھاتا ہے، اپنے طلبہ کے ذہن کے ساتھ ان کے دل کو بھی سنوارتا ہے۔ ایسا استاد قوم کا معمار ہوتا ہے جو اپنے کردار، نظم و ضبط، ایمانداری اور محنت سے شاگردوں کے لیے عملی نمونہ بنتا ہے۔

وہ جانتا ہے کہ ہر طالب علم ایک پودا ہے جسے پانی، وقت اور محبت کی ضرورت ہے۔ وہ اپنے فرائض کو ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتا ہے، خواہ موسم کی سختی ہو یا وسائل کی کمی مگر اس کی لگن کم نہیں ہوتی۔ ایسے مخلص اور محنتی اساتذہ ہی تعلیمی اداروں کا حقیقی سرمایہ ہیں۔

محنتی اور ایماندار اساتذہ قوم کی بنیاد

ایماندار اور محنتی اساتذہ وہ ہیں جو وقت کی پابندی کرتے ہیں، اپنی کلاس میں پورے دل سے پڑھاتے ہیں، طلبہ کی کمزوریوں کو سمجھ کر ان کی رہنمائی کرتے ہیں، اور تعلیم کو عبادت کا درجہ دیتے ہیں۔

ایسے اساتذہ نہ صرف علم دیتے ہیں بلکہ طلبہ کے کردار میں نرمی، ادب، اور اخلاق پیدا کرتے ہیں۔

ان کے شاگرد بعد میں جب کامیابی کی منزلیں طے کرتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے استاد کو یاد کرتے ہیں کیونکہ ان کی کامیابی کے پیچھے کسی محنتی استاد کا سایہ ہوتا ہے۔

دکھاوے اور چاپلوسی کرنے والے اساتذہ نظام تعلیم کے لیے خطرہ: افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کچھ اساتذہ ایسے بھی ہیں جو تدریس کے اس مقدس مشن سے غافل ہو چکے ہیں۔

وہ کلاس روم میں علم نہیں بانٹتے بلکہ محفلوں میں بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں۔ وہ طلبہ کو پڑھانے کے بجائے اپنی خودنمائی اور چاپلوسی میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسے اساتذہ اپنی ذمہ داریوں سے منہ موڑ کر صرف تعلقات اور تعریفوں کے ذریعے مقام حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے: اے ایمان والو! کیوں وہ کہتے ہو جو تم کرتے نہیں؟ یہ آیت ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو عمل کے میدان سے غائب ہیں مگر زبان کے دعوے دار ہیں۔ استاد کو یاد رکھنا چاہیے کہ علم صرف باتوں سے نہیں بلکہ عمل سے منتقل ہوتا ہے۔

استاد کا کردار نمونۂ عمل

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو کسی کو بھلائی کی طرف رہنمائی کرے، اسے عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔“

ایک سچا استاد یہی کرتا ہے وہ طلبہ کو اچھائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے، انہیں محنت، سچائی اور ایمان داری کا درس دیتا ہے۔ اس کی گفتگو میں نرمی، آنکھوں میں شفقت، اور دل میں خلوص ہوتا ہے۔ تدریس کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ استاد اپنی زبان سے نہیں، اپنے عمل سے سبق دے۔ محنتی، بااخلاق اور مخلص اساتذہ قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ جبکہ وہ اساتذہ جو علم کے بجائے چاپلوسی اور دکھاوے کے پیچھے بھاگتے ہیں، دراصل اپنے منصب اور مشن کے ساتھ خیانت کرتے ہیں۔ قوم کو ایسے اساتذہ کی ضرورت ہے جو دلوں کو روشن کریں، کردار کو نکھاریں، اور طلبہ میں ایمان و اخلاق کی روشنی بھریں، کیونکہ تدریس ایک عبادت ہے، مشن ہے، اور انسانیت کو جینے کا سلیقہ سکھانے کا ذریعہ ہے۔

معلومات کی دنیا

1۔ دنیا کی سب سے پہلی بندوق امریکی سائنسدان گیٹلنگ نے 1490 میں ایجاد کی تھی۔
2۔ شہد کی مکھی کو سرخ رنگ نظر نہیں آتا۔
3۔ ہمارا دل ایک بار دھڑکنے پر آدھا کپ خون پمپ کرتا ہے۔
4۔ دنیا کے 26 ملکوں کو سمندر نہیں لگتا۔
5۔ دنیا کا سب سے لمبا غار ویتنام میں ہے۔
6۔ دنیا کا سب سے لمبا پہاڑی سلسلہ پانی کے اندر ہے۔
7 مکھی ایک سیکنڈ میں 32 مرتبہ اپنے پر ہلاتی ہے۔ 8 دنیا کی سب سے بلند آبشار کا نام ”اینجل آبشار“ ہے۔
9 دنیا میں سب سے بڑی تازہ پانی کی جھیل ”لیک سپیریئر“ کینیڈا میں ہے۔
10 جھیل وکٹوریہ ایسی جھیل ہے جو تین ممالک یوگنڈا، کینیا اور تنزانیہ میں واقع ہے۔
11 انگلیوں کی پوروں کی طرح ہر انسان کی زبان کا پرنٹ بھی مختلف ہوتا ہے۔
12 مشہور سائنس دان ڈاؤن کا پسندیدہ مشغلہ کیڑے مکوڑے پکڑنا تھا۔
13 ٹڈے کے خون کا رنگ سفید ہوتا ہے۔
14 آواز کی رفتار گیارہ سو فٹ فی سیکنڈ ہوتی ہے۔
15 زرافہ کی دونوں آنکھوں کا وزن اس کے مغز کے وزن سے دوگنا ہوتا ہے۔
☆ انسانی جسم میں جتنی شکر ہوتی ہے وہ چائے کی تین پیالیاں بنانے کے لیے کافی ہے۔
☆ دنیا میں آتش فشاں پہاڑ انڈونیشیا میں ہیں۔
☆ جاپان کو چڑھتے سورج کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے۔
☆ شہد کی مکھی کی پانچ آنکھیں ہوتی ہیں۔
☆ انسانی جسم پر تقریباً پچیس لاکھ مسام ہوتے ہیں۔
☆ دنیا میں سب سے زیادہ پہاڑ سوئٹزرلینڈ میں پائے جاتے ہیں۔
☆ گلاس ٹوٹنے کا چھناکہ فضا میں دو کلو میٹر فی سیکنڈ کے حساب سے سفر کرتا ہے، یہ رفتار آواز کی رفتار سے سات گنا زیادہ ہے۔
☆ ہیرا جلایا جاسکتا ہے پگھلایا نہیں جاسکتا۔
☆ انسان کی آنکھیں مرنے کے بارہ گھنٹے بعد تک محفوظ رکھی جاسکتی ہیں۔

تصویر میں فرق بتائیے

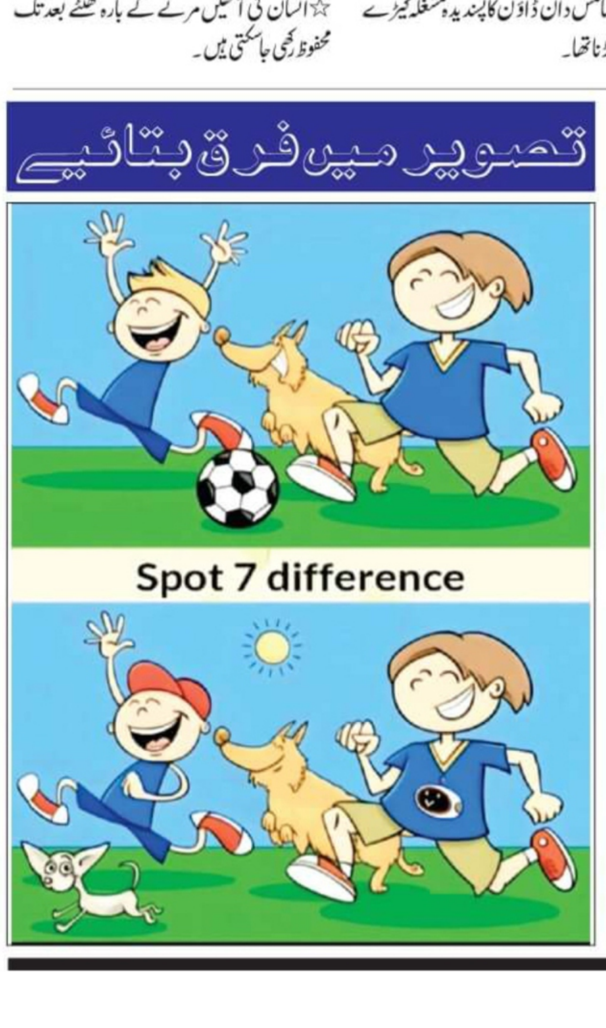

راستہ تلاش کیجیے

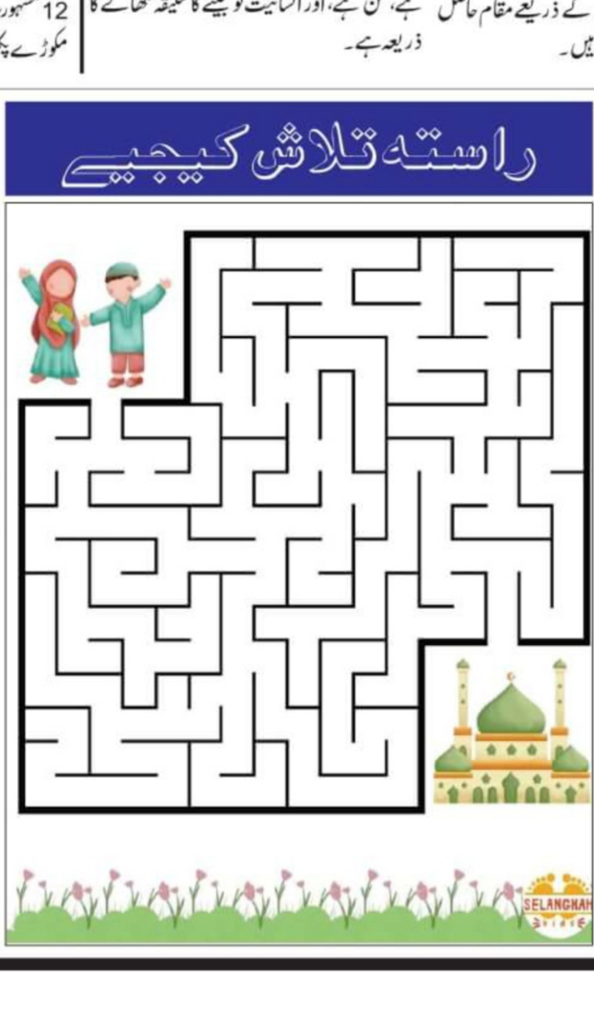

حیرت کدہ: رب کائنات کی کاریگری پر سبحان اللہ

سمندری گھوڑا

بچو! یہ تو آپ جانتے ہوں گے کہ سمندر میں بے شمار آبی مخلوق پائی جاتی ہیں جو ایک دوسرے سے بڑھ کر عجیب و غریب اور حیرت انگیز ہیں لیکن ان میں سے سے زیادہ عجیب و غریب مخلوق سمندری گھوڑا ہے، جس کی شباہت گھوڑے جیسی ہوتی ہے۔ اس کا قد عام طور پر ایک فٹ سے چھوٹا ہوتا ہے۔ مزید حیران کن بات یہ ہے کہ اس کا سر ٹٹو (Pong) کی شکل کا ہوتا ہے اور اس کا جسم ٹھوس پلیٹوں اور نوکدار کانٹوں (Spikes) سے بھرا ہوتا ہے، جبکہ اس کی دم سانپ کی دم کی طرح ہوتی ہے۔ سمندری گھوڑے کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مادہ بچے نہیں دیتی بلکہ نر دیتا ہے۔

اسٹیل نما کیڑا

قدرت نے روئے زمین پر ایسے ایسے شاہکار پیدا کئے ہیں، جنہیں دیکھ کر بے اختیار انسان رب کائنات کی کاریگری پر سبحان اللہ پکار اٹھتا ہے، اب دیکھیں، ”اسٹیل“ ایک انتہائی مضبوط بکتر بند کیڑا ہے۔ رب کی تخلیق کردہ اس مخلوق کی چمک دمک، بناوٹ اور بے پناہ خوبصورتی کسی فن پارے سے کم نہیں۔ یہ اپنے سے ہزاروں گنا زیادہ وزن برداشت کرسکتا ہے۔ دیکھنے میں تو ایسا لگتا ہے، جیسے بڑی ہی مہارت کے ساتھ اسٹیل یا کسی دھات سے بنایا گیا کوئی چھوٹا سا کھلونا ہو۔ یہ کیڑا کوسٹاریکا، میکسیکو اور جنوبی امریکا کے برساتی جنگلات میں پائے جانے والے بیٹل کی ایک قسم ہے۔ یہ درختوں کے تنوں یا چٹانوں کے نیچے رہتا ہے۔ رب کی تخلیق کردہ اس مخلوق کی چمک دمک، بناوٹ اور بے پناہ خوبصورتی کسی فن پارے سے کم نہیں اور انسان بے اختیار سبحان اللہ العظیم پکار اٹھتا ہے۔

ماں کی عظمت

آغاز تیری رخسار سے ہوئی
آثار تیری آمال سے ہوئی !
کیا کرم مرے اس ذات کی؟
کیا ہدف مرے اس ماں کی؟
ماں تیری آنکھوں کی حسرت
آوازوں میں تیری نمی کی رنگت
افعال تری آشا، سحر تری امید
اقوال ترے وعظ، وعظ تری نرالی
اخبار تیری آدم، آدم تیری ہر سو
ارشاد تیری آعلی، آعلی تیری وقار
تیری طمانچہ کا ساک، شاخوں کی عمل
کر فریاد اے گلاب، علم و حساب کا عمل

محمد گلاب حسین

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

مہا گٹھ بندھن نے لی راحت کی سانس، جے ایم ایم کا امیدوار نہ اتارنے کا اعلان

بہار اسمبلی انتخاب میں مہا گٹھ بندھن کی پارٹیاں کچھ سیٹوں پر آپس میں ہی دوستانہ مقابلہ کرتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ اس سے ووٹرس کے ذہن میں تذبذب والی حالت ضرور پیدا ہو گئی ہے، کیونکہ ووٹوں کی تقسیم سے این ڈی اے امیدوار کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس درمیان جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم) نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ بہار اسمبلی انتخاب میں حصہ نہیں لے گی۔ یہ خبر مہا گٹھ بندھن کے لیے راحت بھری ہے۔ ایسا اس لیے، کیونکہ گزشتہ دنوں جے ایم ایم نے 6 امیدواروں کی فہرست جاری کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ مہا گٹھ بندھن سے الگ ہو کر الیکشن لڑے گا۔ حالانکہ اب پارٹی نے اپنے قدم پیچھے کھینچ لیے ہیں، حالانکہ مہا گٹھ بندھن کی پارٹیوں، خصوصاً آر جے ڈی سے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ جھارکھنڈ حکومت میں وزیر سودیویہ کمار سونو نے ایک پریس کانفرنس میں جے ایم ایم کے انتخابی میدان سے ہٹنے کی جانکاری دی۔ انھوں نے ساتھی پارٹیوں کے تئیں اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "جھارکھنڈ میں وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے آر جے ڈی کو عزت دی تھی۔ ان کی پارٹی کے رکن اسمبلی کو اپنی حکومت میں وزیر بھی بنایا ہے۔ آر جے ڈی کو ہر احترام سے نوازا گیا، لیکن انھیں (جے ایم ایم کو) اس کا صلہ نہیں ملا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "آر جے ڈی نے بہار میں انھیں نہ تو عزت دی، اور نہ ہی مناسب سیٹیں دی گئیں۔" تھوڑا تلخ الفاظ استعمال کرتے ہوئے انھوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ "آر جے ڈی نے قصداً جے ایم ایم کو انتخاب سے دور رکھنے کے لیے سازش رچی ہے۔ جے ایم ایم رکن اسمبلی سودیویہ کمار سونو نے کانگریس کے تئیں بھی اپنی ناراضگی ظاہر کی، لیکن خاص طور سے آر جے ڈی کو ہدف تنقید بنایا۔ انھوں نے کہا کہ 2019 میں آر جے ڈی کا جھارکھنڈ میں ایک ہی رکن اسمبلی تھا، پھر بھی ہم نے اسے احترام دیا۔ آج 4 رکن اسمبلی ہونے کے بعد بھی انھیں حکومت میں جگہ دی گئی۔ اس کے بعد بھی جے ایم ایم کے ساتھ آر جے ڈی نے خراب سلوک کیا۔ سودیویہ کا کہنا ہے کہ "آر جے ڈی نے بڑے ہی شاطر طریقے سے جے ایم ایم کو بہار اسمبلی انتخاب سے باہر ہونے پر مجبور کیا ہے۔ آنے والے دنوں میں آر جے ڈی کو اس کی سیاسی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ بہرحال، بہار اسمبلی انتخاب میں جے ایم ایم کے تازہ فیصلے نے سیاسی گلیاروں میں ہلچل پیدا کر دی ہے، کیونکہ پارٹی نے محض 2 روز قبل ہی اپنے جنرل سکریٹری اور ترجمان سپریو بھٹاچاریہ کے ذریعہ سے 6 سیٹوں پر تنہا انتخاب لڑنے کا اعلان کیا تھا۔ حالانکہ یہ فیصلہ مہا گٹھ بندھن کے لیے خوش آئند ہے۔ اب کم از کم 6 سیٹوں پر دوستانہ مقابلہ ختم ہو گیا، اور جے ایم ایم کے فیصلہ سے یقیناً ووٹرس بھی کچھ سیٹوں پر تذبذب والی حالت سے باہر نکل گئے ہیں۔

بہار اسمبلی انتخاب

پرچۂ نامزدگی کے آخری دن آر جے ڈی نے ۱۴۳/ امیدواروں کی لسٹ جاری

بہار اسمبلی انتخاب کے لیے اب تقریباً سبھی پارٹیوں نے اپنے اپنے امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ پیر کے روز دوسرے مرحلہ کے لیے پرچۂ نامزدگی داخل کرنے کا آخری دن ہے، اور آر جے ڈی نے اس آخری دن سبھی 143 امیدواروں کی فہرست جاری کر دی۔ سیٹوں کی تقسیم کو لے کر مہا گٹھ بندھن میں طویل مدت تک گفت وشنید ہوتی رہی، اور اس درمیان کانگریس نے پہلے ہی 4 لسٹ جاری کر اپنے تقریباً 60 امیدواروں کا اعلان کیا تھا، لیکن آر جے ڈی نے آج ایک ساتھ اپنے 143 امیدواروں کا اعلان کیا۔ مہا گٹھ بندھن میں شامل دیگر چھوٹی پارٹیوں نے بھی اپنی اپنی لسٹ جاری کر حاصل سیٹوں پر امیدواروں کا اعلان کیا۔ آر جے ڈی کی لسٹ دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ سلطان گنج سیٹ سے کانگریس امیدوار کے خلاف آر جے ڈی نے بھی اپنا امیدوار اتار دیا ہے۔ اس سیٹ پر کانگریس نے للن یادو کو پہلے ہی ٹکٹ دے دیا تھا، لیکن اب آر جے ڈی نے یہاں سے چندن سنہا کو امیدوار بنانے کا اعلان کر سبھی کو حیران کر دیا ہے۔ مہا گٹھ بندھن میں سیٹوں کی تقسیم کو لے کر تنازعہ بھی دیکھنے کو ملا، جس کا نتیجہ ہے کہ تقریباً ایک درجن سیٹیں ایسی ہیں جہاں مہا گٹھ بندھن کے 2 امیدوار آمنے سامنے ہیں۔ حالانکہ ان سیٹوں پر مہا گٹھ بندھن کی پارٹیوں نے دوستانہ مقابلے کی بات کہی ہے، پھر بھی ووٹرس کے ذہن میں تذبذب پیدا ہونا لازمی ہے۔ اس سے قبل آج صبح کانگریس نے اپنے امیدواروں کی ایک تازہ لسٹ جاری کی جس میں 6 نام شامل کیے گئے ہیں۔ ان 6 ناموں میں 3 مسلم امیدوار ہیں۔ والمیکی نگر سے سریندر پرساد کشواہا، ارریہ سے عبیدالرحمن، امور سے جلیل مستان، براری سے توقیر عالم، کہلگاؤں سے پروین سنگھ کشواہا اور سکندرا سیٹ سے ونود چودھری کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ کانگریس نے اس بار اسمبلی انتخاب میں کم وبیش 10 مسلم امیدواروں کو قسمت آزمائی کا موقع دیا ہے۔

وقف ایکٹ ۲۰۲۵ / کیخلاف قانونی جدوجہد جاری رہے گی

امید پورٹل پر اپلوڈنگ مستقبل کے اندیشہ کے پیش نظر کی جا رہی ہے: مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی

ممبئی: اسلام جمخانہ مرین لائنس میں آج بتاریخ 19 اکتوبر 2025 کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیر انتظام امید پورٹل پر اپلوڈنگ کے طریقہ کار کو سمجھانے کے لئے ایک تربیتی ورکشاپ منعقد کیا گیا، جس میں مہاراشٹر اسٹیٹ وقف بورڈ کے چیئرمین جناب سمیر قاضی صاحب، سی ای او جنید سید صاحب، قاضی سیوا سنگھ کے صدر قاضی محمد شفیع غلام نبی صاحب اور رکن عاملہ وقف بورڈ پٹھان صاحب کے ہمراہ وقف بورڈ کے عملہ کے دو درجن افراد شریک ہوئے، جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے ناظم تنظیم مفتی حفیظ اللہ صاحب قاسمی نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا، مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ جمعیۃ علماء ہند عدالت میں وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کے خلاف پوری طاقت کے ساتھ مقدمہ لڑ رہی ہے اور اس کے موقف میں ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں آئی ہے کہ اس ایکٹ کو مکمل طور پر رد کیا جانا چاہئے، اسی بنیاد پر مسلم پرسنل لاء بورڈ نے یہ حکم نامہ جاری کیا تھا کہ متولیان موقوفہ اراضی کو امید پورٹل پر اپلوڈ نہ کرائیں تاکہ حکومت پر دباؤ بنایا جا سکے اور عدالت کو بھی مسلمانوں کے جذبات کا احساس ہو، لیکن 25/ستمبر 2025 کو سپریم کورٹ نے جو عبوری فیصلہ سنایا ہے، اس میں امید پورٹل پر کوئی روک نہیں لگائی ہے، اس بنا پر اس پورٹل پر اراضی موقوفہ کا اپلوڈ کرنا ضروری ہے، جناب سمیر قاضی نے کہا کہ جمعیۃ علماء کا کردار اوقاف کے تحفظ کے سلسلے میں تاریخی نوعیت کا ہے اور ہم کو یہ امید ہے کہ جمعیۃ علماء کے کارکنان ایک ماہ کے اندر اندر اپلوڈنگ کر لیں گے، انھوں نے کہا کہ وقف بورڈ نے ہر ضلع میں اپنا دفتر قائم کر دیا ہے، جہاں سے آپ کو مکمل رہنمائی دی جائے گی۔ قاضی محمد شفیع غلام نبی نے اوقاف کی اہمیت پر روشنی ڈالی، احمد پٹھان صاحب نے اوقاف کے متعلق قوم مسلم کی عدم توجہی پر افسوس کا اظہار کیا، جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے عہدے داران کے ہاتھوں معزز مہمانوں کو شال اور گلدستے پیش کئے گئے اور جناب جنید سید صاحب (سی ای او) اور ان کے معاون عبدل سہیل صاحب نے پروجیکٹر کے ذریعہ اپلوڈنگ کے طریقہ کار کی وضاحت کی، تقریباً ایک گھنٹے تک وقفہ سوالات میں جنید سید صاحب نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے 11 بجے سے لیکر سوا تین بجے تک مفتی محمد یوسف قاسمی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی نظامت اور مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) صدارت میں یہ پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہوا، اس کے بعد ظہرانہ کا نظم تھا۔

ایران نے اسرائیلی خفیہ ایجنسی 'موساد' کیلئے جاسوسی کرنے کے الزام میں ایک شخص کو دی پھانسی

ایران نے ایک بار پھر اسرائیل کے ایک جاسوس کو تختۂ دار پر لٹکا دیا ہے۔ ایران نے قم شہر میں ایک شخص کو اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد کے لیے جاسوسی کرنے کا قصوروار پایا، اس کے بعد اسے پھانسی دے دی گئی۔ یہ اطلاع ایرانی عدالت کی آفیشیل خبر رساں ایجنسی 'میزان' نے اتوار (19 اکتوبر) کو دی۔ رپورٹ کے مطابق رحم کی درخواست خارج ہونے کے بعد ہفتہ کی صبح پھانسی دی گئی۔ رپورٹ میں ملزم کا نام نہیں بتایا گیا، لیکن کہا گیا کہ اس شخص پر صہیونی حکومت کے ساتھ خفیہ تعاون کا الزام تھا اور اسے زمین پر بدعنوانی اور خدا کے خلاف دشمنی کے الزام میں قصوروار ٹھہرایا گیا۔ یہ دونوں جرم ایران کے اسلامی تعزیرات کے تحت سزائے موت کے قابل ہیں۔ 'میزان' کے مطابق ملزم نے اکتوبر 2023 میں اسرائیلی انٹیلی جنس سروسز کے ساتھ رابطہ اور تعاون شروع کیا۔ 4 ماہ بعد فروری 2024 میں اس کو گرفتار کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق ملزم نے اسرائیل کی خفیہ ایجنسی 'موساد' کو حساس معلومات فراہم کی اور اسرائیل کی خفیہ ایجنسی کے لیے ایران کے اندر مشن انجام دیے۔ جاسوسی کی نوعیت یا گرفتاری کی تاریخ کے بارے میں زیادہ تفصیلات عام نہیں کی گئی ہیں۔ ایران کی عدالت کا کہنا ہے کہ ایسے پھانسی کے فیصلے قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے ضروری ہے، خاص طور سے اس وقت جب تہران کے مطابق اسرائیل دراندازی اور تخریب کاری کر رہا ہو۔ اس سے قبل 4 اکتوبر کو ایران نے 6 لوگوں کو پھانسی دی تھی، جن پر صوبہ خوزستان میں بم دھماکوں اور مسلح حملوں کا الزام تھا۔ مبینہ طور پر یہ لوگ موساد کے لیے کام کر رہے تھے، افسران کا کہنا ہے یہ گروپ صہیونی حکومت کی خفیہ ایجنسی کے ساتھ براہ راست رابطہ میں رہ کر کام کر رہا تھا۔ اسی طرح کچھ روز قبل 29 ستمبر کو بہمن چوبیاسل نامی ایک دیگر ملزم کو اسرائیل کے لیے جاسوسی کا قصوروار پایا گیا اور اراک جیل میں پھانسی دی گئی۔ چوبیاسل پر حساس معلومات اسرائیل کو فراہم کرنے کا الزام تھا۔ واضح رہے کہ رواں سال ایران-اسرائیل کے درمیان 12 روزہ جنگ کے بعد بھی ایرن نے کم از کم 9 لوگوں کو جاسوسی کے الزام میں پھانسی دیا تھا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور مغربی حکومتوں نے سیاسی اور جاسوسی سے متعلق جرائم کے لیے ایران میں بڑھتے ہوئے سزائے موت کے واقعات کی مذمت کی ہے۔ تہران کا دعویٰ ہے کہ پھانسی دیے گئے لوگ دشمن کی خفیہ ایجنسیوں کے ایجنٹ تھے، جو دہشت گردی یا تخریب کاری میں شامل تھے۔ ایرانی افسران نے اسرائیل پر الزام عائد کیا ہے کہ اس نے ایران کے اندر خفیہ حملوں کی منصوبہ بندی کی، جس میں جوہری سائنسدانوں کے قتل اور تزویراتی تنصیبات کی سائبر تخریب کاری شامل ہے۔

انڈمان نکوبار میں گردابی طوفان کا الرٹ

ہندوستانی محکمۂ موسمیات کی جانب سے جاری گردابی طوفان کے الرٹ نے انڈمان ونکوبار جزائر میں خوف وہراس کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ محکمۂ موسمیات نے خلیج بنگال میں اٹھنے والی سمندری ہواؤں کی شدت کے سبب انڈمان نکوبار جزائر میں سمندری طوفان کے امکان کی تنبیہ جاری کی ہے۔ حکام نے پیر کے روز کہا کہ یہ طوفان 21 اکتوبر سے شدت اختیار کرنے کا امکان ہے۔ محکمۂ موسمیات نے انڈمان نکوبار جزائر کے ساتھ ساتھ آس پاس کی بندرگاہوں کے لیے بھی انتباہ جاری کیا ہے۔ محکمۂ موسمیات کے ایک افسر نے خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کو بتایا کہ "نکوبار جزائر کے ایک یا دو مقامات پر شدید بارش (7 تا 11 سینٹی میٹر) ہونے کا قوی امکان ہے۔ انڈمان ونکوبار جزائر میں 21، 22 اور 23 اکتوبر کو ایک یا دو مقامات پر طوفان کے ساتھ 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں اور آندھی چلنے کا امکان ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ 24 اور 25 اکتوبر کو بھی طوفانی ہوائیں چلنے کا اندیشہ ہے۔ محکمۂ موسمیات کے افسر نے بتایا کہ 22 سے 23 اکتوبر کے درمیان انڈمان سمندر میں سمندری ہواؤں کی رفتار 35 تا 45 کلومیٹر فی گھنٹہ رہنے کا امکان ہے، جو کبھی کبھی 55 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ سکتی ہے۔ آنے والے 5 دنوں کے دوران سمندر کی صورتحال خراب رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اسی کے ساتھ ماہی گیروں کو 24 اکتوبر تک انڈمان سمندر اور انڈمان ونکوبار کے ساحلی علاقوں کے قریب نہ جانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

ڈیجیٹل دور میں میڈیا کی اہمیت اور ضرورت

ممبئی کے ملاڈ (مشرق) میں واقع الحراء انگلش ہائی اسکول میں گفتگو 2025 کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس پروگرام کا مقصد ڈیجیٹل دنیا میں مسلمانوں کے کردار، میڈیا میں اُن کے چیلنجز اور نئے مواقع پر گفتگو کرنا تھا۔ اس کا اہتمام قومی فرمان ڈیجیٹل میڈیا نیٹ ورک اور الحراء انگلش ہائی اسکول نے مشترکہ طور پر کیا۔ پروگرام کی نظامت رئیس خان نے انجام دی۔ گفتگو 2025 کو میڈیا اور سماج کے درمیان رابطے کا ایک پلیٹ فارم بنایا گیا۔ اس کا مقصد یہ سمجھنا تھا کہ بدلتے ہوئے ڈیجیٹل دور میں مسلمانوں کی موجودگی کس طرح مؤثر اور ذمہ دار بن سکتی ہے۔ تعلیم، صحت اور روزگار کے شعبوں میں میڈیا کے ذریعے کس طرح فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے، اس پر تفصیلی بات چیت کی گئی۔ بچوں، نوجوانوں، خواتین اور بزرگوں کے لئے ڈیجیٹل میڈیا سے استفادہ کے امکانات پر بھی گفتگو ہوئی۔ پروگرام میں ممتاز صحافیوں، ادیبوں اور ڈیجیٹل میڈیا ماہرین نے شرکت کی۔ مقررین میں رئیس خان، آفتاب عالم، عقیل خان، عمر فراحی، نہال صغیر، مفتی انعام اللہ خان، عبدالعلیم، شبلی رام پوری، آصف خان اور نور قاضی شامل تھے۔ مقررین نے اپنے خطابات میں کہا کہ مسلمانوں کو صرف میڈیا میں موجود رہنے پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اپنی شناخت اور اثر و رسوخ کے ساتھ مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔ ڈیجیٹل صحافت نوجوانوں کے لیے نئے دروازے کھول رہی ہے، لیکن اس کے لیے علم، سچائی اور ذمہ داری نہایت ضروری ہیں۔ ڈیجیٹل میڈیا نے ہر شخص کو بولنے کا موقع دیا ہے، مگر بولتے وقت تحقیق، دیانت داری اور توازن کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ میڈیا تبھی کامیاب ہو سکتا ہے جب وہ تعمیری اور مثبت نقطۂ نظر اپنائے۔ مقررین نے معیاری مواد (کوالٹی کنٹینٹ)، تربیت اور پیشہ ورانہ مہارت کی اہمیت پر زور دیا۔

سر سید ڈے اور سر سید احمد خان

فہیم اختر۔لندن
fahimakhteruk@yahoo.co.uk
www.fahimakhteruk.com

کہتے ہیں کہ سر سید احمد خان (1869-70) کے انگلینڈ سفر کے دوران ہندوستان میں ایک عظیم تعلیمی ادارے کا منصوبہ بنایا تھا۔ جس کی ایک وجہ سر سید احمد خان کا کیمبرج کا دورہ تھا۔ اس منصوبے کو انہوں نے "مسلم کیمبرج" کا نام دیا تھا۔ انگلینڈ سے واپسی کے بعد سر سید نے ایک کمیٹی قائم کی اور مسلمانوں کی بہتری اور اصلاح کے لیے ایک با اثر جریدہ "تہذیب الاخلاق" بھی شروع کیا۔ مئی 1875 میں علی گڑھ میں ایک مسلم اسکول قائم کیا گیا تھا اور 1876 میں اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد سر سید نے اسے ایک کالج کی شکل دینے کے لیے خود کو وقف کر دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سر سید نے کیمبرج کو دیکھنے کے بعد یہ ٹھان لی کہ انہیں بھی ہندوستان میں "مسلم کیمبرج" بنانا ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی دنیا کی تیسری قدیم یونیورسٹی ہے اور یہ دنیا کی باوقار یونیورسٹیوں میں سے دوسرے نمبر پر ہے۔ دراصل اپنے آٹھ صدی کے وجود میں کیمبرج یونیورسٹی کے سابق طلباء اور فیکلٹی نے اب تک 121 نوبل انعامات جیتے ہیں۔ جو دنیا کی کسی بھی یونیورسٹی میں سب سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ کیمبرج یونیورسٹی کے سب سے قابل ذکر سابق طلباء میں 47 سربراہان مملکت، 14 برطانوی وزیر اعظم شامل ہیں۔ جن میں ہندوستان کے راجیو گاندھی کا نام بھی قابل ذکر ہے۔ 17 اکتوبر کو دنیا کے بیشتر ممالک میں 'سر سید ڈے' دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو سر سید احمد خان کی پیدائش 17 اکتوبر 1817 کو ہوئی تھی اور دوسرا سر سید احمد خان نے دنیا کی معروف یونیورسٹی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تعمیر کراوئی تھی۔ دنیا بھر میں بسے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق طالب علم اپنے اپنے شہر میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی الومنی یا اولڈ بوائز یا تنظیم اور انجمن کے نام سے ادارے قائم کر رکھے ہیں۔ جس کے بینر تلے وہ ہر سال سر سید کی پیدائش کے موقعے پر 'سر سید ڈے' منا کر ان کو خراج وعقیدت پیش کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر بھی لوگ اپنے اپنے طور پر اپنے خیال کا اظہار کر رہے ہیں۔ زیادہ تر لوگ سر سید کی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی تعمیر اور ان کے ارادوں پر رشک کر رہے ہیں اور اس بات پر دکھ بھی جتا رہے ہیں کہ شاید سر سید جیسے کام کو اب کوئی دوبارہ نہ کر پائے گا۔ اس میں کوئی دو رائے بھی نہیں ہے کہ سر سید کے اس کارنامے کے بعد برصغیر میں ایسا کوئی کام کسی نے اب تک انجام دیا ہو۔ تاہم سر سید کی اس تحریک سے کافی لوگ متاثر بھی ہوئے ہیں اور وہ اپنے اپنے طور پر تعلیمی نظام کو فروغ دے رہے ہیں۔ لندن میں 'علی گڑھ مسلم یونیورسٹی الومنی ایسوسی ایشن یو کے' کافی مدت سے سر سید ڈے منا رہی ہے۔ اس کے ممبران ہر سال 'سر سید ڈے' منانے کے علاوہ چند ثقافتی پروگرام کا بھی انعقاد کرتے ہیں۔ جس میں شہر کی معزز ہستیاں شرکت کرتی ہیں اور کبھی کبھی بیرون ممالک کے مہمان بھی تشریف لاتے ہیں۔ لیکن پروگرام میں عمر رسیدہ لوگوں کی بھیڑ زیادہ پائی جاتی ہے جس سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ برصغیر کی روایت کے مطابق ایسوسی ایشن کا عہدہ عمر رسیدہ لوگ اور آپسی تعلقات والوں کے درمیان ہی بانٹ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ میری ملاقات علی گڑھ یونیورسٹی کے کئی پیشہ ور نوجوانوں سے ہوئی ہے جنہیں یا تو اس ایسوسی ایشن کے بارے میں علم ہی نہیں ہے یا انہیں پروگرام کی جانکاری نہیں دی جاتی ہے۔ جسے میں ایک المیہ مانتا ہوں۔

سر سید احمد خان کی پیدائش 1817 میں دلی میں ہوئی تھی۔ چونکہ سر سید کے والد مغلیہ حکومت میں اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے اس لئے انہوں نے سر سید کو اعلیٰ تعلیم سے سرفراز کرنے کی کوشش کی۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ہی سر سید احمد خان کو عربی، فارسی، حساب اور میڈیسن میں مہارت حاصل ہو گئی تھی۔ اس دوران سر سید کو نامور ادیبوں سے ملنے کا بھی اتفاق ہوا تھا جس سے ان کے اندر ادبی علوم سے دلچسپی ہونے لگی۔ 1838 سر سید احمد خان کے والد کا انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے سر سید کو ملازمت کرنا پڑی۔ 1838 میں انہوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی۔ قانون کے شعبے میں معمولی نوکری کرتے ہوئے بہت ہی کم عرصے میں 1846 میں دلی کے جج کے اعلیٰ عہدے پر ترقی کر گئے۔ اس دوران 1854 میں سر سید نے آثارِ قدیمہ پر ایک معروف کتاب 'آثار الصنادید' لکھی جو کہ عمارات دہلی کی مستند تاریخ پر مشتمل ہے۔ 1857 کی بغاوت کے دوران سر سید احمد خان بجنور کے چیف جج کے عہدے پر فائز تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت سر سید نے کافی عورتوں اور بچوں کی جان بچائی تھی۔ برٹش حکومت نے سر سید کی وفاداری اور انسانی خدمت کے لئے جائداد اور خطیر رقم دینے کا فیصلہ کیا تھا جسے سر سید نے انکار کر دیا۔ سر سید کا کہنا تھا کہ برٹش کے خلاف ہتھیار اٹھانا اور بغاوت کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ ان کے اس بیان سے مسلمانوں کا ایک گروپ ناراض ہو گیا۔ لیکن سر سید نے بغاوت کے بعد انگریزوں اور مسلمانوں کے بیچ مفاہمت کرانے کی مسلسل کوشش کرتے رہے۔ سر سید کو مراد آباد کا چیف جسٹس مقرر کیا گیا۔ 1864 اور ان کا تبادلہ علی گڑھ کر دیا گیا جہاں سے انہوں نے مسلمانوں کے لئے اعلیٰ تعلیمی نظام کو قائم کرنے کی کوشش شروع کی۔ آخر کار انہوں نے 1876 میں قانون کے پیشے سے علاحدگی اختیار کر لی اور برصغیر کے مسلمانوں کی تعلیم کو سدھارنے اور اس کے لئے کالج بنانے میں جٹ گئے۔ سر سید احمد خان کو مغلوں کی حکومت کے ختم ہونے کے بعد مسلمانوں کی بگڑتے ہوئے حالات اور بغاوت سے سخت پریشانی تھی۔ انہیں اس بات کا احساس تھا کہ مسلمان بغاوت کے بعد انگریزوں کی نظر میں غدّار مانے جانے لگے تھے۔ اس کے علاوہ مسلمان ہندوؤں کے مقابلے میں کافی پیچھے تھے۔ تاہم سر سید کے لئے یہ کام کافی مشکل تھا کیونکہ علماء انگریزی زبان کا پڑھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ جس کے لئے سر سید کو کافی پریشانیوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ سر سید مسلمانوں کی سماجی اور معاشی حالات کی بہتری کے خواہاں تھے۔ 1860 میں سر سید نے 'اسباب بغاوتِ ہند' لکھی۔ جس میں انہوں نے اس بات کو اجاگر کیا کہ بغاوت کے اسباب صرف مسلمانوں کی انگریز دشمنی نہیں تھی بلکہ حکومت میں ہندوستانیوں کی نمائندگی کی کمی، مسلمانوں کو زبردستی عیسائی بنانا اور ہندوستانی فوج کا ناقص انتظام جیسے مسئلے اہم تھے۔ 1869 میں سر سید کو انگلینڈ جانے کا موقعہ ملا تا کہ وہ وہاں کی یونیورسٹی کے سسٹم کا مطالعہ کریں۔ اس دوران انہیں آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹی کو بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ جس سے سر سید کافی متاثر ہوئے اور انہوں نے اسی طرز کا ایک یونیورسٹی ہندوستان میں قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ تاہم سر سید کو اس کام کو شروع کرنے کے لئے پہلے ایک اسکول کو قائم کرنا ضروری تھا۔ جس کے لئے 1875 میں انہوں نے علی گڑھ میں محمڈن اینگلو اورینٹل اسکول قائم کیا۔ جسے 1920 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا درجہ ملا۔ 1985 میں جب میں نے ہائر سیکنڈری کے امتحان پاس کئے تو میرے گھر والوں نے بھی مجھے علی گڑھ میں داخلہ دلانے کے لئے مجھے میرے بھائی کے ساتھ بھیجا۔ میرا قیام اسٹوڈنٹس ہاسٹل" راس مسعود ہال" میں تھا۔ لیکن بدقسمتی سے مجھے کچھ ہی ہفتوں میں علی گڑھ کے ظالم مچھروں نے اتنا کاٹا کہ مجھے ایک نہیں تین بار ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا۔ آخر علی گڑھ کے مچھروں کے ظلم سے تنگ آ کر میں واپس کلکتہ چلا آیا۔ جس سے میرے گھر والوں کو کافی مایوسی ہوئی۔ لیکن کیا کرتا " جان ہے تو جہان" ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سر سید احمد خان کا نام تب تک قائم رہے گا جب تک دنیا قائم رہے گی۔ انہوں نے تمام تر مخالفت اور نفرتوں کے باوجود علی گڑھ یونیورسٹی کو قائم کر کے اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ مسلمانوں کے ایک سچّے خیر خواہ، مخلص اور ایماندار رہنما تھے۔ جنہوں نے بنا کسی نجی مفاد کے اس کام کو انجام دیا۔ اگر دیکھا جائے تو آج سر سید جیسے لوگوں کی کمی بے حد محسوس کی جاتی ہے۔ کیونکہ زیادہ تر قوم و ملّت کے رہنما اپنی ذاتی زندگی اور اپنی جماعت کے لئے فکر و مند ہوتے ہیں اور وہ ہر بات میں اپنی اور اپنی جماعت کی مفاد کو ترجیح دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ جس سے ایسے لوگوں کا نام ونشان مرتے ہی مٹ جاتا ہے۔

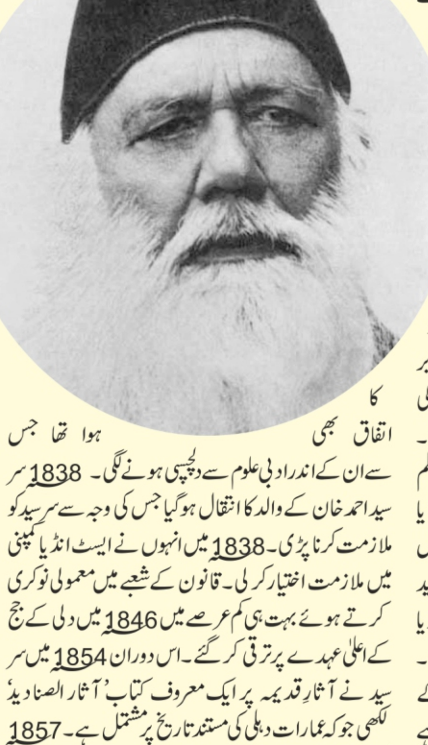

سر سید احمد خان رحؒ: حیات، خدمات اور علمی اختلافات

انیسویں صدی برصغیر کی تاریخ میں زبردست سیاسی وفکری تغیرات کی صدی تھی۔ مغلیہ سلطنت کے زوال، 1857ء کی جنگِ آزادی اور انگریزوں کے اقتدار نے مسلمانوں کو سخت بحران میں مبتلا کر دیا تھا۔ ایسے اندھیروں میں کئی شخصیات امید کی کرن بن کر ابھریں جن میں ایک سر سید احمد خانؒ بھی تھے (1817–1898)۔ وہ مصلح، مفکر، ادیب، مفسر، محقق، اور سب سے بڑھ کر تعلیمِ ملت کے نقیب تھے۔ 1۔ ابتدائی زندگی اور علمی پس منظر سر سید احمد خانؒ 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی کے ایک علمی و اشرافی خاندان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم عربی، فارسی، اور مذہبی علوم میں حاصل کی۔ جوانی میں ہی علمی ذوق، مطالعہ، اور اصلاحی فکر ان کی شخصیت میں نمایاں ہو گئی۔ ابتدا میں انہوں نے عدالتی خدمات انجام دیں، مگر دل ہمیشہ علمی وسماجی اصلاح کی طرف مائل رہا۔ 1857ء کی جنگِ آزادی کے دوران انہوں نے "اسبابِ بغاوتِ ہند" کے عنوان سے ایک تاریخی کتاب لکھی، جس میں مسلمانوں کے جذبات، انگریزوں کی غلطیوں اور بغاوت کے اسباب کا غیر جانب دار تجزیہ پیش کیا۔ یہی وہ دور تھا جب ان کے ذہن میں مسلمانوں کی فکری وتعلیمی اصلاح کا پختہ ارادہ پیدا ہوا۔ 2۔ علمی و ادبی خدماتسر سید نہ صرف مفکر و مصلح تھے بلکہ صاحبِ قلم ادیب بھی تھے۔ انہوں نے اردو نثر کو سادہ، رواں اور معیاری بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ رسالہ تہذیب الاخلاق کے ذریعہ انہوں نے اخلاق، علم، معاشرت اور مذہب پر سنجیدہ مکالمہ شروع کیا، جس نے برصغیر کے مسلم معاشرے میں فکری بیداری پیدا کی۔ انہوں نے خطبات احمدیہ میں مغربی مستشرقین کے اعتراضات کے مدلل جوابات دیے اور اسلام کو عقل وعلم کے معیار پر ثابت کیا۔ 3۔ تعلیمی وتمدنی خدماتسر سید احمد خانؒ کی سب سے بڑی خدمت تعلیم کی ترویج ہے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ جب تک مسلمان جدید علوم میں پیچھے رہیں گے، وہ قوموں کی صف میں ترقی نہیں کر سکتے۔ (1) سائنٹفک سوسائٹی 1864ء میں انہوں نے "Scientific Society" قائم کی، جس کا مقصد مغربی علوم کو اردو زبان میں منتقل کرنا اور مسلمانوں کو جدید سائنس سے روشناس کرانا تھا۔ (2) علی گڑھ تحریک 1875ء میں انہوں نے "محمڈن اینگلو اورینٹل کالج" قائم کیا، جو بعد میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی صورت میں پروان چڑھا۔ یہ ادارہ صرف ایک کالج نہیں بلکہ ایک فکری تحریک تھی جس نے مسلمانوں کو تعلیم، تحقیق، تہذیب اور خود اعتمادی کی راہ دکھائی۔ 4۔ مغربی تہذیب سے تعلقسر سیدؒ نے مغربی علم وتہذیب کو سمجھا مگر اندھی تقلید نہیں کی۔ وہ کہتے تھے کہ "ہم مغرب سے علم لیں، مگر اپنے ایمان اور تہذیب کی حفاظت کے ساتھ۔" انہوں نے تعلیم کو اسلام کی روح سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی تا کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ دین سے بیگانہ نہ ہو۔ 5۔ علماء کے ساتھ علمی اختلافاتسر سید احمد خانؒ کی اصلاحی تحریک میں عقل، علم اور سائنسی فکر کو جو مرکزی حیثیت حاصل تھی، اسی نے انہیں روایتی علماء سے فکری طور پر مختلف مقام پر لا کھڑا کیا۔ یہ

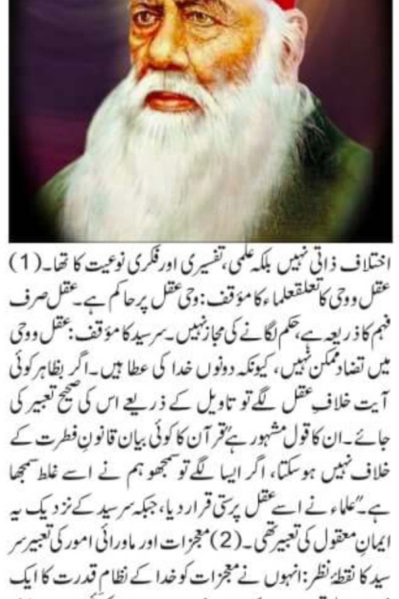

اختلاف ذاتی نہیں بلکہ علمی، تفسیری اور فکری نوعیت کا تھا۔ (1) عقل ووحی کا تعلقعلماء کا مؤقف: وحی عقل پر حاکم ہے۔ عقل صرف فہم کا ذریعہ ہے، حکم لگانے کی مجاز نہیں۔ سر سید کا مؤقف: عقل ووحی میں تضاد ممکن نہیں، کیونکہ دونوں خدا کی عطا ہیں۔ اگر بظاہر کوئی آیت خلافِ عقل لگے تو تاویل کے ذریعے اس کی صحیح تعبیر کی جائے۔ ان کا قول مشہور ہے "قرآن کا کوئی بیان قانونِ فطرت کے خلاف نہیں ہو سکتا، اگر ایسا لگے تو سمجھو ہم نے اسے غلط سمجھا ہے۔" علماء نے اسے عقل پرستی قرار دیا، جبکہ سر سید کے نزدیک یہ ایمانِ معقول کی تعبیر تھی۔ (2) معجزات اور ماورائی امور کی تعبیر سر سید کا نقطۂ نظر: انہوں نے معجزات کو خدا کے نظام قدرت کا ایک فطری پہلو قرار دیا، نہ کہ نظام فطرت سے باہر کوئی واقعہ۔ مثلاً: معراج کو روحانی تجربہ، حضرت عیسیٰؑ کی ولادت بغیر باپ کو قدرت کے غیر معروف قانون سے تعبیر کیا۔ علماء کا اعتراض: انہوں نے کہا کہ یہ تاویل دراصل معجزے کا انکار ہے، کیونکہ قرآن نے ان کو خرقِ عادت واقعات کے طور پر پیش کیا ہے۔ (3) فرشتے، جنات اور شیطان کی تعبیر سر سیدؒ نے ان تصورات کو اخلاقی اور استعاراتی معنی میں لیا۔ فرشتے نیکی کی قوتیں، شیطان برے رجحانات، اور جن غیر متمدن اقوام۔ علماء نے کہا کہ یہ تعبیر عقیدۂ غیب کے منافی ہے، کیونکہ ان مخلوقات کے حقیقی وجود پر ایمان لازم ہے۔ (4) تفسیرِ قرآن کا منہج سر سیدؒ نے اپنی تفسیر "القرآن وهو الهدى والفرقان" میں عقل، سیاق وسباق، اور علمی تحقیق کو بنیاد بنایا۔ روایتی مفسرین کی طرح احادیث اور آثارِ صحابہ پر زیادہ انحصار نہیں کیا۔ علماء کے نزدیک یہ طرزِ تفسیر "غیر ماثور" اور "غیر شرعی" ہے۔ (5) تقلید واجتہاد سر سیدؒ تقلیدِ جامد کے مخالف اور اجتہاد کے داعی تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ "ہر دور کے مسائل نئے اجتہاد کے متقاضی ہیں۔" علماء نے کہا کہ اجتہاد صرف اہلِ علم کا حق ہے، ہر شخص کے لیے نہیں۔ (6) سیاست ووفاداری کا نظریہ 1857ء کے بعد سر سید نے مسلمانوں کو انگریز حکومت سے تصادم کے بجائے تعلیم و اصلاح کی راہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ جبکہ علماء آزادی اور خودمختاری کے حامی تھے۔ ان کا اختلاف دراصل حکمتِ عملی کا اختلاف تھا مقصد دونوں کا ایک ہی: ملتِ اسلامیہ کی بقا اور عروج۔ 6۔ نیت واخلاصسر سید نے خود فرمایا: "میں اسلام کا منکر نہیں بلکہ اسلام کا خادم ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تعلیم یافتہ طبقہ عقل کی روشنی میں دین کو سمجھے تا کہ وہ دین سے دور نہ ہو۔" ان کی تحریریں، خصوصاً خطبات احمدیہ، ان کے اخلاص اور نیتِ صالحہ کی گواہی دیتی ہیں۔ خلاصہ کلامسر سید احمد خانؒ اور علماء کے درمیان اختلافات اگرچہ فکری طور پر گہرے تھے، مگر دونوں فریق اسلام کی خدمت اور امت کی اصلاح چاہتے تھے۔ فرق صرف زاویۂ نظر اور طریقِ کار کا تھا۔ علماء نقلی و روایتی تسلسل کے محافظ تھے، جبکہ سر سید عقلی وتمدنی تجدید کے داعی۔ ان اختلافات نے برصغیر میں ایک مستقل علمی مکالمہ پیدا کیا جس نے اسلامی جدیدیت اور روایتی علمیت کے درمیان فکری توازن قائم کیا۔ سر سیدؒ نے ملت کو سوچنے، پڑھنے اور آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا اور یہی ان کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ حوالہ جات 1۔ ڈاکٹر مسعود احمد، سر سید احمد خان کی دینی وفکری خدمات 2۔ سر سید احمد خان، تفسیر القرآن وهو الهدى والفرقان 3۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ، حیاتِ جاوید 4۔ رشید احمد صدیقی، تجلیاتِ سر سید 5۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ، اسلام اور جدیدیت

(تحریر: محمد شمیم اختر ندوی (جامعہ الابرار، وسئ ایسٹ، پالگھر)

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड
Tuesday 21st October 2025
بروز منگل، ۲۱/اکتوبر ۲۰۲۵

نوی ممبئی میں ۶۲۵ کروڑ روپے کی لاگت سے ملک کا سب سے بڑے ریڈی ایشن سینٹر کی تعمیر شروع

ہر سال ۷۰۰۰ کینسر مریضوں کو ریڈی ایشن تھراپی فراہم کی جائے گی

نوی ممبئی: آئی سی آئی سی آئی بینک اور ٹاٹا میموریل سینٹر (ٹی ایم سی) نے نوی ممبئی میں ملک کے سب سے بڑے ریڈی ایشن تھراپی مراکز میں سے ایک کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ یہ جدید مرکز، کینسر کے علاج، تحقیق اور تربیت کے لیے تیار کیا جا رہا ہے، جس کی تعمیر پر 625 کروڑ روپے کی لاگت آئے گی۔ اس منصوبے کی مالی معاونت بینک کے سی ایس آر پروگرام کے تحت فراہم کی جا رہی ہے، جو ٹی ایم سی کے ساتھ ایک بڑی شراکت داری کا حصہ ہے، جس میں ملک کے تین شہروں بی نوی ممبئی، ملان پور (پنجاب) اور وشاکھاپٹنم (آندھرا پردیش) بی میں کینسر کے خصوصی مراکز قائم کیے جائیں گے۔ 'آئی سی آئی سی آئی فاؤنڈیشن بلاک فار ریڈی ایشن آنکولوجی' کے نام سے معروف یہ 11 منزلہ عمارت 3.4 لاکھ مربع فٹ رقبے پر تعمیر کی جائے گی، جس میں 12 جدید لائینر ایکسلیریٹر (ایل آئی این اے سی) نصب کیے جائیں گے۔ یہ مشینیں کینسر کے خلیوں کو انتہائی درست تابکاری فراہم کرتی ہیں، جس سے صحت مند بافتوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔ عمارت میں دو تہہ خانے اور ایک گراؤنڈ فلور بھی ہوگا۔ اس مرکز میں سالانہ 200,7 مریضوں کو ریڈی ایشن تھراپی دی جائے گی، جبکہ دو لاکھ سے زائد ریڈی ایشن سیشن منعقد کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہر سال 000,25 نئے مریضوں کو او پی ڈی کنسلٹیشن اور تشخیصی خدمات فراہم کی جائیں گی۔ تعمیراتی کام 2027 تک مکمل ہونے کی توقع ہے، جس کی نگرانی آئی سی آئی سی آئی فاؤنڈیشن فار انکلوسیو گروتھ کرے گی۔ سنگ بنیاد کی تقریب میں بینک کے چیئرمین پردیپ کمار سنہا، ایگزیکٹیو ڈائریکٹر سندیپ بترا اور ٹی ایم سی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر سدیپ گپتا موجود تھے۔ سنہا نے کہا کہ فاؤنڈیشن کا مقصد ملک میں صحت عامہ کے ڈھانچے کو مضبوط بنانا ہے، جبکہ سندیپ بترا نے بتایا کہ بینک نے تینوں مراکز کی تعمیر کے لیے 800,1 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ ڈاکٹر سدیپ گپتا نے کہا کہ یہ سہولیات پسماندہ مریضوں کے لیے جدید علاج فراہم کریں گی اور کینسر کے علاج میں عالمی معیار کی خدمات مہیا کریں گی۔ ڈاکٹر سی ایس پرمیش اور ڈاکٹر پنکج چترویدی نے اس اشتراک کو ملک میں کینسر کے علاج میں ایک سنگ میل قرار دیا۔

مہایوتی میں تناؤ، شنڈے سینا اور بی جے پی میں شدید اختلافات

ممبئی: بلدیاتی انتخابات سے قبل مہاراشٹر کی حکمراں مہایوتی (بی جے پی، شنڈے سینا اور اجیت پوار دھڑے) میں اندرونی اختلافات کھل کر سامنے آنے لگے ہیں۔ ذرائع کے مطابق ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا کے کئی لیڈروں نے بی جے پی کی سیٹ تقسیم پالیسی پر ناراضی ظاہر کرتے ہوئے اسے "غیر متوازن" اور غیر منصفانہ" قرار دیا ہے۔ شنڈے گروپ کی ایک داخلی میٹنگ کے دوران ضلعی سطح کے متعدد عہدیداروں نے بی جے پی کے بڑھتے اثر و رسوخ پر تشویش کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ بی جے پی مسلسل اہم بلدیاتی حلقوں میں زیادہ نشستیں اپنے حق میں رکھنے کی کوشش کر رہی ہے، جس سے شراکت داری کی روح متاثر ہو رہی ہے۔ ممبئی میں جہاں کسی ایک جماعت کے لیے اکثریت حاصل کرنا ممکن نہیں، اتحادی ہم آہنگی کو ناگزیر سمجھا جا رہا ہے۔ تاہم ذرائع کے مطابق تھانے، نندور بار، کلیان-ڈومبیولی اور وسائی ویرار جیسے علاقوں میں دونوں اتحادی جماعتوں کے کارکنوں میں سیٹوں کی تقسیم اور انتخابی مہم کے کنٹرول پر کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ شنڈے سینا کے لیڈروں نے بی جے پی پر "سرحد پار کرنے" اور اپنے روایتی قلعوں پر قبضہ جمانے کی کوشش کا الزام عائد کیا ہے۔ پونے اور پمپری چنچواڑ میں بھی بی جے پی کی مقامی یونٹوں نے اکیلے الیکشن لڑنے کا عندیہ دیا ہے، جب کہ اجیت پوار کی این سی پی (دھڑا) بھی اپنے اثر و رسوخ کو بڑھانے میں مصروف ہے۔ اسی طرح ناسک، ناگپور، امراوتی اور اورنگ آباد (چھترپتی سمبھاجی نگر) سے بھی اطلاعات ملی ہیں کہ شندے دھڑے کے نمائندے بی جے پی پر اتحادی اصولوں کی خلاف ورزی اور اپنے امیدواروں کو کمزور کرنے کی سازش کا الزام لگا رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق شنڈے سینا کے کچھ موجودہ اور سابق عہدیدار مقامی سطح پر بی جے پی امیدواروں کی خاموش حمایت کر رہے ہیں، جس سے اندرونی بے اعتمادی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ سیاسی مبصرین کا ماننا ہے کہ اگر اس اختلاف کو جلد دور نہ کیا گیا تو مہایوتی کی انتخابی یکجہتی بری طرح متاثر ہو سکتی ہے۔

ایک جرائم پیشہ کو اغواء کر کے لے جانے والے دو بدمعاش حادثے میں ہلاک، تین دیگر زخمی

جھنجھنو: راجستھان کے ضلع جھنجھنو میں اتوار کی دیر رات، ایک جرائم پیشہ کو اغواء کر کے لے جانے والے بدمعاشوں کی گاڑی حادثے کا شکار ہو جانے سے دو مجرموں کی موت ہو گئی اور تین دیگر زخمی ہو گئے۔ پولس ذرائع نے پیر کے روز بتایا کہ بدنام زمانہ مجرم ڈینس باوریا جو جیت کی ڈھانی کا باشندہ ہے، رات تقریباً ساڑھے دس بجے چورو بائی پاس پر شراب کی دکان کے پاس اسکارپیو میں بیٹھا تھا اسی وقت دو کیمپر گاڑیوں میں سوار تقریباً چھ بدمعاشوں نے اسے گھیر لیا۔ انہوں نے وہاں موجود لوگوں کو ہتھیاروں اور لاٹھیوں سے ڈرایا اور زبردستی ڈینس باوریا کو اسکارپیو میں لے گئے۔

مہاراشٹر میں تقریباً ۹۶/لاکھ تا ایک کروڑ بوگس ووٹر: سنجے راؤت

ممبئی: شیوسینا (ٹھاکرے دھڑے) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت نے کہا ہے کہ مہاراشٹر کی انتخابی فہرستوں میں اندازاً 96 لاکھ سے ایک کروڑ تک فرضی اور بوگس نام شامل ہیں اور جب تک یہ دراندازی ہٹائے نہیں جائیں گے تب تک منصفانہ انتخابات ممکن نہیں ہوں گے۔ انہوں نے میڈیا سے بات چیت میں خبردار کیا کہ ان کی پارٹی ووٹر لسٹوں کی درستگی کے بغیر انتخابات کو قبول نہیں کرے گی۔ مسٹر راؤت نے نشاندہی کی کہ حالیہ دنوں میں وزیر داخلہ امیت شاہ نے ووٹر فہرستوں میں دراندازی کرنے والوں کی نشاندہی اور ان کا خاتمہ کرنے کا عزم ظاہر کیا تھا اور ان کے اس اعلان کا مسٹر راؤت نے خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ شروعات ایک کروڑ دراندازووٹر نکالنے سے کی جانی چاہیے تاکہ انتخابی فہرستیں شفاف بن سکیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات کے درمیان ریاستی فہرست میں 50 لاکھ اضافے کا مشاہدہ کیا گیا اور محض چار دنوں میں صرف ممبئی میں ہی چھ لاکھ نئے نام درج ہوئے، جو راؤت کے مطابق ایک منظم مداخلت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ دراندازی مرکزی طور پر بی جے پی اور شنڈے دھڑے کے ذریعے ترتیب دی گئی۔ مسٹر سنجے راؤت نے امت شاہ کو چیلنج کیا کہ وہ اپنی بات کا ثبوت دیں اور دراندازوں کو نکال کر دکھائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کے گروپ نے ریاستی الیکشن کمیشن سے تضادات کی نشاندہی کی ہے، جبکہ راہل گاندھی نے یہ معاملہ مرکزی الیکشن کمیشن کے سامنے اٹھایا ہے۔ مسٹر راؤت نے طنزیہ انداز میں کہا کہ اگر بی جے پی یا شنڈے کیمپ کے پاس چھپانے کے لیے کچھ نہیں ہے تو وہ ووٹر لسٹ کا دفاع کیوں کر رہے ہیں اور مزاحیہ کہا: "چور کو چاندنی جلتی محسوس ہوتی ہے۔ ایک علامتی استعارہ میں راؤت نے کہا کہ نارکاسورا گوہاٹی میں پیدا ہوا تھا اور اسی طرح، 50 بیلوں کی قربانی کے بعد گوہاٹی میں شنڈے کی قیادت والی حکومت معرضِ وجود میں آئی؛ جس طرح نارکاسور کو کچلا گیا تھا، ویسے ہی مہاراشٹر کے لوگ ان غدار عناصر کو پسِ پشت ڈال دیں گے۔ انہوں نے آخر میں پنڈت جواہر لعل نہرو کے سائنسی روایتی انداز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آج کے دور میں وزیر اعظم اور نائب وزیر اعلیٰ تنتر منتر اور توہم پرستی پر زیادہ انحصار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

کف پریڈ کی چال میں ہولناک آتشزدگی

ار کمسن نوجوان ہلاک، ۳/افراد زخمی، مچھلی مارنگر کے متعدد مکان خاکستر

ممبئی: پیر کی صبح ممبئی کے کف پریڈ علاقے میں ایک چال میں زبردست آگ لگ گئی۔ آگ لگنے سے ایک 15 سالہ لڑکے کی موت واقع ہو گئی اور تین افراد زخمی ہو گئے۔ دیوالی کے موقع پر پیش آنے والے اس واقعے نے علاقے میں ہلچل مچا دی تھی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ممبئی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں جائے حادثہ پر پہنچ گئیں اور ایک گھنٹے میں آگ پر قابو پالیا گیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق آج صبح کف پریڈ کے مچھلی مارنگر میں ایک چال میں اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ چال میں آگ لگنے سے مکینوں میں خوف و ہراس پھیل گیا اور وہ بھاگنے لگے۔ آگ کے دھویں اور شعلوں کے باعث شہری اپنی جان بچانے کے لیے ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ کچھ لوگوں نے فائر بریگیڈ کو اطلاع دی تو فائر بریگیڈ کا عملہ موقع پر پہنچ گیا۔ فائر بریگیڈ کے عملے نے انتھک کوششوں کے بعد ایک گھنٹے میں آگ پر قابو پالیا۔ آگ کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بجلی کی تاروں اور ای وی بیٹری کی وجہ سے لگی ہے۔ اس حادثے میں ایک 15 سالہ نوجوان کی جان چلی گئی۔ تین دیگر زخمیوں کو بھی فوری علاج کے لیے سینٹ جارج اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے ان کا علاج شروع کر دیا ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ ان کی حالت مستحکم ہے۔ دریں اثنا، پولیس آگ لگنے کی اصل وجہ کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ موقع پر پہنچی پولیس نے پنچنامہ کر لیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔ آگ سے مچھلی مارنگر کے مکینوں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ کئی گھر جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی ایم ایل اے اور ایم پی نے موقع پر پہنچ کر معائنہ کیا۔ انہوں نے انتظامیہ کو فوری امدادی کام کی ہدایت کی ہے اور زخمیوں کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی ہے۔

ہاتھوں سے نالے کی صفائی کرنے والے مزدوروں کو راحت

۱۰۰/کروڑ روپے کی لاگت سے مشین پر مبنی ۱۰۰/روبوٹک گٹر صاف کرنے والی مشین خریدنے کا فیصلہ

ممبئی: گٹروں کی صفائی کے دوران اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے والے دستی صفائی کرنے والوں کے لیے اب ایک بڑی راحت ہے۔ مہاراشٹر حکومت نے 100 کروڑ روپے کی لاگت سے مشین پر مبنی 100 روبوٹک گٹر صاف کرنے والی مشینیں خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ جدید مشینیں زہریلے سیوریج کو ہاتھ سے صاف کرنے کے غیر انسانی عمل کو ختم کرنے کی کوشش کریں گی۔ اس اقدام سے ان ہزاروں صفائی ورکرز کی جانیں بچیں گی جو گٹروں یا ٹینکیوں میں جا کر کام کرتے ہیں جہاں سیوریج جمع ہوتا ہے، انہیں نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ محفوظ روزگار بھی فراہم ہوگا۔ ابتدائی طور پر یہ مشینیں محکمہ شہری ترقی سے خریدنے کا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن اس عمل میں تاخیر کے بعد اب یہ ذمہ داری محکمہ سماجی انصاف کو دی گئی ہے۔ اس محکمہ کی سربراہی وزیر سنجے شرساٹ کر رہے ہیں۔ پہلے مرحلے میں 29 میونسپل کارپوریشنوں میں سے ہر ایک کو ایک روبوٹک مشین فراہم کی جائے گی۔ خریداری کے عمل کو مہاتما پھلے پسماندہ طبقات ترقیاتی کارپوریشن سنبھالے گا، اور چیف سکریٹری ہرشدیپ کامبلے کی صدارت میں ریاستی سطح کی خریداری کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ ان مشینوں کو استعمال کرنے کے لیے صرف صفائی کے کارکنوں کو تربیت دی جائے گی۔ اس سے وہ محفوظ ماحول میں کام کر سکیں گے اور اپنی تکنیکی صلاحیتوں کو بڑھا سکیں گے۔ بلدیاتی ادارے اگلے پانچ سال تک مشینوں کی دیکھ بھال اور اخراجات خود برداشت کریں گے۔ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے اسمبلی کے مانسون اجلاس میں کہا تھا کہ تقریباً 8000 کارکن ہنوز ریاست میں گٹروں کی دستی طور پر صفائی پر مامور ہیں، جو کہ مہاراشٹر کے لیے ناقابل قبول ہے، جو خود کو ترقی یافتہ" کہتا ہے۔ "مین ہول سے مشین ہول تک" اسکیم صرف ایک تکنیکی بہتری نہیں ہے بلکہ انسانی وقار کو بحال کرنے کی سمت ہے۔ یہ مشینیں گٹر کی صفائی کو محفوظ، جدید اور باوقار بنائیں گی۔ اس اقدام سے ان ہزاروں صفائی ورکرز کی جانیں بچیں گی جو گٹروں یا ٹینکیوں میں جا کر کام کرتے ہیں جہاں سیوریج جمع ہوتا ہے، انہیں نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ محفوظ روزگار بھی فراہم ہوگا۔ ابتدائی طور پر یہ مشینیں محکمہ شہری ترقی سے خریدنے کا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن اس عمل میں تاخیر کے بعد اب یہ ذمہ داری محکمہ سماجی انصاف کو دی گئی ہے۔ اس محکمہ کی سربراہی وزیر سنجے شرساٹ کر رہے ہیں۔ پہلے مرحلے میں 29 میونسپل کارپوریشنوں میں سے ہر ایک کو ایک روبوٹک مشین فراہم کی جائے گی۔ خریداری کے عمل کو مہاتما پھلے پسماندہ طبقات ترقیاتی کارپوریشن سنبھالے گا۔

بقیہ: بھونگا مہم، وزیر اعلیٰ کی......

اس غیر قانونی کارروائی کے خلاف ہائی کورٹ میں عرضداشت داخل کی ہے جس کی سماعت زیر التواء ہے ہمیں امید ہے کہ عدالت ممبئی پولیس کی اس کارروائی پر اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ اذان کی ادائیگی پر عائد اس مبینہ پابندی کے خلاف کارروائی کرے گی، نسیم خان نے مزید کہا کہ جہاں جہاں بی جے پی کی حکومتیں ہے وہ اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو "لو جہاد" ماب لنچنگ، مساجد کے انہدام و اذان کی لاؤڈ اسپیکر کی ادائیگی کے معاملہ پر نشانہ بناتی ہے وہ فرقہ پرستی کی سیاست کر کے اپنی ووٹ بینک کو مضبوط بنا رہی ہے۔

بقیہ: خلافت ہاؤس میں......

پیش کر کے سامعین سے خوب خوب داد حاصل کی۔ اس حصہ کی نظامت فاروق سید نے انجام دی۔ مرحوم مراد سعیدی سے منسوب اس تقریب میں ٹونک راجستھان سے تشریف لائے مراد اکیڈمی کے سکریٹری فہیم الدین خان (جو مراد سعیدی کے فرزند ارجمند ہیں) اور ان کے دس احباب بھی شریک محفل تھے جو بطور خاص اس پروگرام میں شرکت کے لئے ہزار میل کی مسافت طے کر کے ٹونک راجستھان سے ممبئی تشریف لائے تھے۔ خلافت ہاؤس کے ہال میں اہل علم و ادب کی کثیر تعداد بطور سامعین موجود تھی جو اس بات کی شاہد ہے کہ اردو ادب کے جیالوں میں آج بھی زبان و فن کی معیاری تقاریب سے والہانہ وابستگی برقرار ہے۔ پروگرام کی ترتیب میں مشیر احمد انصاری، فیروز کمال، پروفیسر ڈاکٹر قاسم امام، فاروق سید، کمال مانڈلیکر، محمد شفیع پٹیل و شکیل انصاری نائر کا سرگرم حصہ تھا۔

بقیہ: بارش میں پٹریوں پر......

پانی ذخیرہ کرنے والے ٹینک کی طرح کرلا-ایل ٹی ٹی علاقے میں 1 لاکھ 168 کیوبک میٹر کی گنجائش کے ساتھ زیر زمین ٹینک لگانے کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ مانسون کے دوران ریلوے ٹریکس پر جمع ہونے والے پانی کی نکاسی کے لیے 56 کروڑ روپے کا ایک بڑا منصوبہ شروع کیا جائے گا۔ اس منصوبے کے تحت زیر زمین ٹینک بنائے جائیں گے اور ان میں بارش کا پانی جمع کیا جائے گا۔ بارش کم ہونے پر ان ٹینکوں میں موجود پانی کو پمپس کی مدد سے سمندر میں چھوڑا جائے گا۔ ریلوے انتظامیہ نے ان ٹینکوں کی تعمیر کا عمل شروع کر دیا ہے اور یہ نیا منصوبہ ضروری ہے کیونکہ موجودہ ٹینکوں کی گنجائش کم ہے۔ کرلا سے ایل ٹی ٹی وسطی ریلوے کا ایک سیکشن ہے جہاں شدید بارش کے دوران سب سے زیادہ پانی جمع ہوتا ہے۔ اس سے ریل ٹریفک پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے زیر زمین ٹینکوں میں جمع پانی کو ذخیرہ کیا جائے گا۔ ریلوے کے سینئر حکام کے مطابق ریلوے انتظامیہ نے ان ٹینکوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے آنے والے پانی کے لیے جو زمینیں ریلوے کی ملکیت نہیں ہیں ان پر میونسپل کارپوریشن کو طویل مدتی اقدامات کرنے چاہئیں۔

بقیہ: فور اسٹار ریسٹورنٹ کا......

اپنے بیان میں، شکایت کنندہ نے کہا کہ دھیناتھ شیٹی، جس نے 2017 میں ریسٹورنٹ چین میں بوریولی برانچ میں بطور کیشیئر شمولیت اختیار کی تھی، پانچ بڑے آپریشن کے انتظامی عہدے پر فائز ہوئے۔ سانتا کروز، بوریولی، لوور پریل، ملنڈ اور میرا روڈ میں ان کی نگرانی میں، وہ روزانہ کیش اکٹھا کرنے، بینک ڈپازٹس، کرایہ کی ادائیگی اور برانچوں کے لیے وینڈر کے لین دین کو سنبھالنے کا ذمہ دار تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ، شیٹی نے مالیاتی کاموں میں اپنی کارکردگی اور درستگی کی وجہ سے انتظامیہ کا اعتماد حاصل کیا، اور اس عرصے کے دوران، اس نے تقریباً 1.23 کروڑ روپے کا غبن کیا۔ تاہم، 2024 کے اوائل میں، متعدد شاخوں کو تنخواہوں کی ادائیگی میں تاخیر اور نقد رقم کی کمی کی وجہ سے تضادات سامنے آنا شروع ہوئے۔ بعد میں، ایک اندرونی آڈٹ نے انکشاف کیا کہ شیٹی نے کئی دکانوں سے جمع کیے گئے فنڈز میں غبن کیا تھا۔ تحقیقات کے بعد، شیٹی نے ابتدائی طور پر دعویٰ کیا کہ کرایہ، وینڈر کی ادائیگی اور ایڈوانس ٹیکس کے لیے ادائیگیاں کی گئی تھیں۔ لیکن جب دستاویزات کے لیے دباؤ ڈالا گیا تو اس نے سوالات سے گریز کیا، مبہم جوابات دیے اور آخر کار میٹنگز میں جانا یا کالوں کا جواب دینا بند کر دیا۔ آڈٹ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ شیٹی نے برانچ کرایہ، وینڈر کی ادائیگیوں اور ملازمین کی تنخواہوں کے لیے کل 1.23 کروڑ روپے سے زیادہ کا غلط استعمال کیا۔

بقیہ: مالونی میں نومولود......

اور چیونٹی کے کاٹنے پر اس کا علاج کیا گیا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ ہسپتال میں اس کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 93 کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ افسر نے بتایا کہ علاقے میں گشت پر مامور پولیس اہلکار راکیش مانے اور مسوب پاٹل نے رات 11.30 بجے مالونی گیٹ نمبر 5 کے قریب نومولود کو پایا تھا۔

سائن اور کالا چوکی میں چوریاں کرنے والی گینگ بے نقاب، ۴/گرفتار

ممبئی: سائن اور کالا چوکی پولس اسٹیشن کی حدود میں پیکرس اینڈ مورس کمپنی کی آڑ میں سامان منتقلی کے نام پر سونے کے زیورات اور سامان چوری کرنے والے گینگ کو ممبئی پولس نے بے نقاب کرتے ہوئے ۱۰۰ فیصد سامان و مسروقہ مال ضبط کرنے کا دعویٰ کیا ہے تفصیلات کے مطابق سائن دوستی لائنس عمارت اور اسی طرح کالا چوکی حدود میں مالی کنج میگھ واڑی لال باغ میں سامان منتقلی کے نام پر پیکرس اینڈ مورس کمپنی کے کارندوں نے داخلہ لیا اور یہاں سے تین لاکھ سے زائد سونے کے زیورات اور چاندی کے زیورات کل مالیت ۸ لاکھ سے زائد کی چوری کی اور ملزمین فرار ہو گئے پولس نے مقدمہ درج کیا اور سائن و کالا چوکی نے ملزمین کی تلاش شروع کر دی اور متعدد ٹیمیں تشکیل دی ملی اطلاع کے مطابق ماسٹر مائنڈ دنیش وشوکرما ۲۷ سالہ کو گرفتار کیا گیا اس کے قبضے سے مسروقہ مال برآمد کیا گیا اسی طرح کل چار ملزمین کو گرفتار کیا گیا جن کی شناخت پروین پھولچند ۲۶ سالہ، درگیش دیوا کانت مشرا ۲۶ سالہ، راکیش بالی رام یادو ۲۰ سالہ، اور پنٹو بین سنگھ ۲۸ سالہ کے طور پر ہوئی ہے یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی سربراہی میں ڈی سی پی راگسو دھانے انجام دی ہے۔

راکٹ گرنے سے آئینہ کی دکان خاک

ممبئی: دیوالی کی تقریبات کے دوران بوریولی میں شمپولی روڈ کے قریب آئینے کی دکان کی چھت پر راکٹ گرنے کے بعد ایک بڑی آگ لگ گئی۔ اتنا ہی نہیں، آگ آس پاس کی تین دکانوں تک پھیل گئی اور انہیں مکمل طور پر خاکستر کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق ایک دکان میں ایک دو پہیہ گاڑی بھی کھڑی تھی جو آگ میں جل کر خاکستر ہو گئی۔ اگرچہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا تاہم مالکان کو لاکھوں روپے کا نقصان پہنچا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ یہ واقعہ ہفتے کی رات دیر گئے وڈ گاما ہاؤس میں پیش آیا، جس میں کئی چھوٹی دکانیں ہیں۔ آئینے کی دکان کے مالک سلطان خان نے بتایا کہ انہیں 6 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اس کا سارا اسٹاک بشمول ڈیزائنر آئینے، ساؤنڈ پروف پینلز اور رنگین شیشے خاکستر ہو گئے۔

ہماچل ہائی کورٹ نے قرض دھوکہ دہی معاملے میں مجرم کی سزا ملتوی کی، ضمانت منظور

شملہ: ہماچل پردیش ہائی کورٹ نے کروڑوں روپے کے کانگڑا اسینٹرل کوآپریٹو (کے سی سی) بینک قرض دھوکہ دہی معاملے میں مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کی خصوصی عدالت نے قصوروار قرار دیے گئے کشن چند کی سزا عارضی طور پر ملتوی کرتے ہوئے انہیں ضمانت دے دی ہے۔ جسٹس ویریندر سنگھ نے جمعہ کے روز یہ حکم صادر کرتے ہوئے شملہ کی خصوصی سی بی آئی عدالت کی جانب سے سنائے گئے 2015 کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی عرضی کو منظور کر لیا۔ ذیلی عدالت نے انسدادِ بدعنوانی ایکٹ 1988 کے تحت درج ایک معاملے میں کشن چند کو تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی مختلف دفعات کے تحت چار سال تک قیدِ بامشقت اور جرمانے کی سزا سنائی تھی۔ اپیل کنندہ نے اپنی سزا کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ ذیلی عدالت نے ثبوتوں کا درست تجزیہ نہیں کیا اور یہ بات نظر انداز کی کہ کے سی سی بینک کے ضوابط کے مطابق، رہن رکھی گئی جائیداد کی ملکیت کی تصدیق کرنا پینل میں شامل وکیل کی ذمہ داری تھی، اس میں بینک افسر کا کوئی رول نہیں ہے۔ جسٹس ویریندر سنگھ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ چونکہ اپیل کو نمٹانے میں وقت لگے گا اور سزا مقررہ مدت کی ہے، لہٰذا سپریم کورٹ کے فیصلوں بھگوان رام شندے گوسائی بنام ریاستِ گجرات (1994) اور بھوپتی سرتاج ٹھاکر بنام ریاستِ گجرات (2024) کے تناظر میں سزا کو ملتوی کرنا مناسب ہے۔ ان مقدمات میں عدالتِ عظمیٰ نے کہا تھا کہ اپیلی عدالتیں، غیر معمولی حالات کے سوا، مقررہ مدت کی سزا کو عموماً نرم رویے سے ملتوی کر سکتی ہیں۔ ہائی کورٹ نے اپیل زیرِ سماعت رہنے تک سزا کو ملتوی رکھنے کا حکم دیا اور اپیل کنندہ کو چار ہفتے کے اندر 50 ہزار روپے کے ذاتی مچلکے اور اتنی ہی رقم کی ضمانت دینے کی ہدایت دی۔ عدالت نے یہ بھی ہدایت دی کہ اگر مجرم نے ابھی تک جرمانے کی رقم جمع نہیں کی ہے تو وہ اسے فوراً جمع کرے اور عدالت کی اجازت کے بغیر ملک سے باہر نہ جائے۔ کشن چند کی سزا کے خلاف اپیل ہائی کورٹ میں زیرِ التوا ہے۔

جلگاؤں ریلوے اسٹیشن پر دردناک حادثہ، ٹرین سے گر کر مسافر ہلاک

جلگاؤں: مہاراشٹر کے راور ریلوے اسٹیشن کے قریب پیش آئے ایک المناک حادثے میں اتر پردیش کے کانپور کے رہائشی 50 سالہ راجندر کمار کی ٹرین سے گر کر موت ہو گئی۔ یہ حادثہ اتوار کی دوپہر اس وقت پیش آیا جب ممبئی-کانپور ایکسپریس راور اسٹیشن سے گزر رہی تھی۔ عینی شاہدین کے مطابق راجندر کمار سفر کے دوران باتھ روم جانے کے لیے اٹھے لیکن اچانک توازن بگڑ جانے کے باعث دروازے کے قریب سے پھسل کر سیدھے ریلوے پٹری پر جا گرے۔

اولہ کے سی ای او پر ملازم کو خودکشی کیلئے اُکسانے کا معاملہ درج

بنگلورو: اولہ کے بانی اور سی ای او بھاویش اگروال اور کمپنی کے سینئر افسر سبرتا کمار داس کے خلاف ایک ملازم اروند (38) کی المناک موت کے بعد خودکشی پر اُکسانے کا معاملہ درج کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق، اروند نے اپنی موت سے پہلے 28 صفحات پر مشتمل خودکشی کا نوٹ چھوڑا تھا، جس میں اس نے دفتر میں لگاتار ہراسانی کا الزام عائد کیا تھا۔ نوٹ میں مبینہ طور پر کمپنی کے سینئر افسران کے نام اور اُن کے ذریعہ ڈالے جانے والے مسلسل دباؤ کی تفصیلات درج ہیں۔ متوفی کے بھائی اشون کنن نے ایف آئی آر درج کرائی ہے، جس میں اگروال، داس اور دیگر اعلیٰ افسران کے نام شامل ہیں۔ معاملہ بھارتی نیائے سنہتا (بی این ایس) کی دفعہ 108 کے تحت درج کیا گیا ہے۔ شکایت میں 46.17 لاکھ روپے کی مالی بے ضابطگیوں کا بھی الزام لگایا گیا ہے۔ اروند کے کنبے کا کہنا ہے کہ انسانی وسائل کا محکمہ اروند کے بینک کھاتوں میں مشکوک لین دین کی وضاحت دینے میں ناکام رہا۔ یہ افسوسناک واقعہ 28 ستمبر کو پیش آیا، جب اروند نے مبینہ طور پر اپنے گھر میں زہر پی لیا تھا۔ اسے اسپتال لے جایا گیا لیکن اُس کی جان بچائی نہ جا سکی۔ پولیس نے ایف آئی آر میں نامزد تمام افسران کو نوٹس جاری کیے ہیں۔ جواب میں کچھ تحریری وضاحتیں دی گئی ہیں اور تحقیقات جاری ہیں۔ پولیس ہراسانی کے الزامات اور مالی بے ضابطگیوں دونوں کی جانچ کر رہی ہے۔ اس معاملہ نے ہندوستان کے ٹیکنالوجی اور اسٹارٹ اپ سیکٹر میں کارپوریٹ ماحول، ملازم تحفظ اور جوابدہی کے حوالے سے سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ چونکہ اس معاملے میں کمپنی کے سینئر افسران بھی تفتیش کے دائرے میں ہیں، اس لیے یہ معاملہ ملک گیر توجہ حاصل کر چکا ہے۔ پولیس نے یقین دہانی کرائی ہے کہ خودکشی نوٹ میں درج ہر الزام اور ہر مالی بے ضابطگی کی گہرائی سے تفتیش کی جائے گی۔

شنیوارواڑہ قلعہ میں خواتین کی نماز کا ویڈیو وائرل
محکمہ آثار قدیمہ کی شکایت پر کارروائی

پونے: پونے کے تاریخی شنیوارواڑہ قلعہ کے احاطے میں مبینہ طور پر نماز ادا کرنے کے واقعہ کے بعد نامعلوم خواتین کے خلاف وشرام باگ پولیس اسٹیشن میں معاملہ درج کر لیا گیا ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ کے حکام کی جانب سے درج کرائی گئی شکایت کے بعد یہ کارروائی عمل میں آئی۔ اطلاعات کے مطابق، حال ہی میں سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوا جس میں چند خواتین کو قلعے کے اندر نماز پڑھتے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس ویڈیو کے منظر عام پر آتے ہی تنازعہ نے زور پکڑ لیا اور مختلف سیاسی تنظیموں نے واقعہ پر اعتراض کیا۔ بی جے پی کی رکن پارلیمنٹ میدھا کلکرنی اور ان کے ہمراہ کئی کارکن واقعہ کے بعد فوراً شنیوارواڑہ پہنچے۔ انہوں نے اس عمل کو تاریخی مقام کی "تقدیس کی خلاف ورزی" قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے اقدامات کسی صورت برداشت نہیں کیے جائیں گے۔ کلکرنی نے مزید کہا کہ شنیوارواڑہ ایک قومی ورثہ ہے اور اس کی حدود میں کسی مذہبی رسم یا عبادت کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ان کے مطابق، اس مقام پر پہلے بھی تزکیہ کی رسم انجام دی گئی تھی جس پر انتظامیہ نے سخت موقف اختیار کیا تھا۔ پولیس نے محکمہ آثار قدیمہ کی شکایت کی بنیاد پر نامعلوم خواتین کے خلاف معاملہ درج کر کے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

جوئے پر چھاپہ: کنویں میں گرنے سے نوجوان کی موت
مشتعل ہجوم کا پولیس کے خلاف احتجاج، متعدد زخمی

سورج پور: چھتیس گڑھ کے سورج پور میں جے نگر تھانہ علاقے میں پولیس کی جوا مخالف کارروائی کے دوران ایک نوجوان کی مشتبہ حالت میں موت کے بعد کشیدگی پیدا ہو گئی۔ اس واقعے کے بعد ہوئے پرتشدد مظاہروں میں 6 پولیس اہلکاروں سمیت متعدد افراد زخمی ہوئے اور این ایچ-43 کو گھنٹوں تک بلاک کر دیا گیا۔ اتوار کی رات جے نگر پولیس نے کنج نگر گاؤں میں جوئے کے ریکیٹ کے خلاف چھاپہ مارا۔ چھاپے کے دوران 22 سالہ نوجوان بابولال نے پولیس سے فرار ہونے کی کوشش کی اور بھاگتے ہوئے کنویں میں گر گیا جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ گاؤں والوں کا الزام ہے کہ پولیس بابولال کو بچانے میں ناکام رہی اور موقع سے چلی گئی۔ اس الزام کی وجہ سے مشتعل ہجوم پولیس اسٹیشن پہنچ گیا۔ گاؤں والوں کے ایک گروپ نے پتھراؤ کیا، پٹاخے پھینکے اور جے نگر پولیس اسٹیشن میں توڑ پھوڑ کی۔ پرتشدد جھڑپوں میں ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سنتوش مہتو سمیت چھ پولیس اہلکار اور ایک دیہی خاتون زخمی ہو گئی۔ زخمیوں کو وشرام پور اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جبکہ ایک اے ایس آئی کو امبیکاپور ریفر کیا گیا ہے۔ مظاہرین نے بابولال کی لاش کنویں سے نکال کر این ایچ 43 پر رکھ دی، فوری کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے قومی شاہراہ بلاک کر دی گئی۔ سابق ایم ایل اے پارس ناتھ راجواڑے اور کانگریس ضلع صدر بھگوتی راجواڑے بھی مظاہرین کے ساتھ سڑک پر بیٹھ گئے۔ کافی سمجھانے کے بعد لواحقین نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے لے جانے پر رضامندی ظاہر کی۔ یہ معاملہ ابھی پوری طرح سے نہیں تھما ہے اور گاؤں والے ذمہ دار پولیس اہلکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے اور معاوضے کے مطالبہ پر اڑے ہوئے ہیں۔

ممبئی: مچھواروں کی بستی میں لگی آگ، ایک ہلاک تین جھلسے

ممبئی: جنوبی ممبئی کے کف پریڈ کے مچھلی مارنگر میں واقع مچھواروں کی بستی میں آج علی الصبح زبردست آگ لگنے سے ایک کی موت ہو گئی اور تین افراد جھلس کر زخمی ہو گئے۔ آگ پر ایک گھنٹے میں قابو پالیا گیا۔ زخمی افراد کو علاج کے لیے سرکاری طور پر چلنے والے سینٹ جارج اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ممبئی مہانگر پالیکا کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل سے موصولہ اطلاع کے مطابق یہ سانحہ صبح تقریباً 4:00 بجے کیپٹن پرکاش پیٹھ مارگ پر واقع ایک کچی آبادی اور چال میں پیش آیا۔ آگ بجلی کی تاروں، بجلی کی تنصیبات، تین الیکٹرک گاڑیوں کی بیٹریوں اور گھریلو سامان تک محدود تھی۔ چار افراد کو بچا کر ہسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں متاثرین میں سے ایک یش کھوت (15) کو مردہ قرار دیا گیا۔ دیویندر چودھری (30) فی الحال آئی سی یو میں داخل ہیں۔